785

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،28۔اگست2013

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون پر غور وخوض و منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب 2013 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب 2013 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2013)، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب 2013 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان 2013 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2013)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان 2013 (مسودہ قانون نمبر 6 بابت 2013)، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان 2013 منظور کیا جائے۔

787

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چوتھا اجلاس

بدھ، 28-اگست 2013

(یوم الاربعاء، 20-شوال المکرم 1434ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

لَآ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ؕ﴿۲﴾
اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَہٗ ؕ﴿۳﴾ بَلٰی قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡ
نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ﴿۴﴾ بَلۡ یُرِیۡدُ الۡاِنۡسَانُ لِیَفۡجُرَ اَمَامَہٗ ۚ﴿۵﴾ یَسۡـَٔلُ
اَیَّانَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَۃِ ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ ۙ﴿۷﴾ وَ خَسَفَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۸﴾
وَ جُمِعَ الشَّمۡسُ وَ الۡقَمَرُ ۙ﴿۹﴾ یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ ﴿ۚ۱۰﴾ کَلَّا
لَا وَزَرَ ﴿ؕ۱۱﴾ اِلٰی رَبِّکَ یَوۡمَئِذِ ۣالۡمُسۡتَقَرُّ ﴿ؕ۱۲﴾ یُنَبَّؤُا الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍۭ
بِمَا قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿ؕ۱۳﴾ بَلِ الۡاِنۡسَانُ عَلٰی نَفۡسِہٖ بَصِیۡرَۃٌ ﴿ۙ۱۴﴾

سورۃ القِیَامَۃ آیات 1تا14

ہم کو روز قیامت کی قسم (1) اور نفس لوامہ کی (کہ سب لوگ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے) (2) کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی (بکھری ہوئی) ہڈیاں اکٹھی نہیں کریں گے؟ (3) ضرور کریں گے (اور) ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کی پور پور درست کر دیں (4) مگر انسان چاہتا ہے کہ آگے کو خود سری کرتا جائے (5) پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا؟ (6) جب آنکھیں چندھیا جائیں (7) اور چاند گہنا جائے (8) اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں (9) اُس دن انسان کہے گا کہ (اب) کہاں بھاگ جاؤں؟ (10) بے شک کہیں پناہ نہیں (11) اس روز تیرے پروردگار ہی کے پاس ٹھکانا ہے (12) اس دن انسان کو جو (عمل) اس نے آگے بھیجے اور جو پیچھے چھوڑے ہوں گے سب بتا دیئے جائیں گے (13) بلکہ انسان آپ اپنا گواہ ہے (14)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تم ہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تم ہی تو ہو
سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا ہے
سب غایتوں کی غایت اولیٰ تم ہی تو ہو
دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تم ہی تو ہو

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب میں قائد حزب اختلاف کو کچھ کہہ نہیں پاؤں گا۔جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج کے ایک انتہائی اہم اخبار میں یہ خبر چھپی ہے کہ "پنجاب حکومت نے خیبر پختونخوا حکومت کو گندم دینے سے انکار کر دیا۔" میں یہ سمجھتا ہوں کہ پنجاب نے ہمیشہ بڑے بھائی کا کردار ادا کیا ہے۔یہاں پنجاب میں یہ بات بھی ہوتی رہی ہے کہ ہم گندم export کریں گے۔صوبہ خیبر پختونخوا میں گندم کی shortage پیدا ہونے کا اندیشہ یا خطرہ ہے اور انہوں نے پنجاب حکومت سے درخواست کی تھی کہ وہ چار لاکھ ٹن گندم خریدنا چاہتے ہیں لیکن پنجاب حکومت کی طرف سے انکار کر دیا گیا۔میرا خیال ہے کہ پنجاب کو اپنے ماضی کی روایات کو سامنے رکھتے ہوئے ایک بڑے بھائی کا کردار ادا کرنا چاہئے۔اگر ہمارے پاس ادھر گندم پڑی ہوئی ہے تو پھر خیبر پختونخوا حکومت اور وہاں کے بھائیوں کو لازمی طور پر دی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ اس حوالے سے باقاعدہ تحریک التوائے کار لے کر آئیں تاکہ ہم حکومت سے پوچھ سکیں کہ آیا وہ گندم دینا چاہتے ہیں یا نہیں، کیا حکومت پنجاب کے پاس گندم کا اتنا ذخیرہ ہے بھی یا نہیں؟ اگر اس وقت متعلقہ منسٹر موجود ہوتے تو وہ یقیناً اُس کا جواب دینے کی پوزیشن میں ہوتے۔بہر حال اس بارے میں ہم دونوں بیٹھ کر ان سے بات کر لیں گے۔اللہ کرے کہ یہ معاملہ ٹھیک ہو جائے۔

میں تمام معزز ممبران کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ آپ اجلاس کی کارروائی کو اچھے طریقے سے چلانے میں میرے ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔میں ایک ضروری بات کہنا چاہتا ہوں کہ موبائل فون سے پرہیز کریں۔یہاں ایوان میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران فون سُنیں اور نہ ہی کریں۔لابی موجود ہے اور آپ وہاں جا کر بڑے آرام سے بات کر سکتے ہیں۔یہ بات میں دوسری دفعہ کہہ

رہا ہوں۔اس کے بعد میری طرف سے next step اچھا نہیں ہو گا۔آپ تمام کا بہت شکریہ۔پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں ڈیموں کی تفصیلات

*3۔ **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کتنے ڈیمز موجود ہیں ان کے نام اور یہ کس کس مقام پر واقع ہیں نیز ان سے نکلنے والی نہروں کی تعداد اور نام بھی بتائے جائیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں کس کس مقام پر چھوٹے یا بڑے ڈیمز بنائے جائیں گے یا بنائے جا سکتے ہیں جن کے بارے میں محکمہ نے اپنی رپورٹس تیار کی ہوئی ہیں ان مقامات کی ایوان میں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا صوبائی سطح پر ڈیم بنانے کے لئے حکومت پنجاب feasibility reports تیار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نیز صوبائی حکومت کو ڈیمز بنانے کا کس قدر اختیار ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ/آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) صوبہ پنجاب میں تکمیل شدہ ڈیمز کی تعداد 55 ہے۔ان کے نام و مقام اور ان سے نکلنے والی نہروں کی تعداد مع نام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں راولپنڈی ڈویژن کے خطہ پوٹھوہار میں سات مختلف مقامات پر ڈیمز کی feasibility reports سمال ڈیمز آرگنائزیشن نے تیار کی ہوئی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) صوبائی حکومت کو صوبہ میں سمال ڈیمز تعمیر کرنے کا مکمل اختیار حاصل ہے۔مزید نئے ڈیمز تعمیر کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے سمال ڈیمز آرگنائزیشن کے ذریعے 18 ڈیم سائٹس کا ابتدائی سروے مکمل کر لیا ہے جن کی feasibility report تیار کرنے کا PC-II بنایا جا رہا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً سات dams کی feasibility reports تیار ہو چکی ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ ان feasibility reports کو تیار کرنے میں کتنے اخراجات آئے ہیں اور ان سات dams کی estimated cost کتنی ہے؟

جناب سپیکر: دیکھیں، منسٹر صاحب نے اس کا جواب ایوان کی میز پر رکھا ہے۔ اس محکمہ کے متعلقہ منسٹر آج نہیں آ سکے اور ان کی جگہ پر اسمبلی سوالات کے جوابات دینے کے لئے ملک صاحب کا notification ہوا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ آپ بھی تھوڑا سا احتیاط کے ساتھ صرف related ضمنی سوال کریں۔ ملک صاحب! میاں نصیر صاحب کے ضمنی سوال کا جواب دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ/آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر نے estimated cost سے متعلق سوال نہیں کیا تھا۔ اس وقت ان dams کی estimated cost میرے پاس نہیں ہے۔ جن ڈیموں کی feasibility report تیار ہو چکی ہے اور ان کا PC-I and II مکمل ہو چکا ہے ان کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔ جب حکومت کی طرف سے funds allocate ہوں گے تو پتا نہیں اُس وقت تک ان ڈیموں کی cost کیا ہو جائے کیونکہ ابھی تک تو ان کا feasibility work under process ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ان سات ڈیموں کے PC-I کے لئے جو feasibilities تیار ہو چکی ہیں کیا feasibilities بنانے پر کوئی cost آتی ہے یا free میں بنتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ/آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ اگر یہ feasibility study cost بھی مانگ لیتے تو ہم اس سوال کے جواب میں وہ تفصیل بھی بتا دیتے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنا سوال پڑھ دیتا ہوں۔ صوبہ پنجاب میں کس کس مقام پر چھوٹے ڈیم بنائے جائیں گے، جن کے بارے میں محکمے نے اپنی reports تیار کی ہیں اُن مقامات کی ایوان میں تفصیل فراہم کی جائے اور اُس کے ساتھ کیا صوبائی سطح پر ڈیمز بنانے کے لئے حکومت feasibility report تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ ان دونوں سوالات کے اندر تفصیل کے

ساتھ جواب مانگا گیا ہے اور تفصیل کے ساتھ جواب دیتے ہوئے جب یہ بتا دیا گیا ہے کہ یہ مقام ہے، یہ جگہ ہے اور یہ شہر ہے تو اُس پر لاگت کا نہ بتانا میری سمجھ سے باہر ہے اور اُس کے لئے علیحدہ سے سوال مانگنا اُس سے بھی عجیب بات ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! I am sorry to say کہ ان کا جواب دینا عجیب بات نہیں ہے آپ کا سوال ہی عجیب بات ہے۔ جی، ملک صاحب! ان کو ذرا مطمئن کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر صحیح کہہ رہے ہیں اس سوال کے جواب میں یہ تفصیل بھی مہیا کی جانی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: یہ محکمے کی غلطی ہے تو اس پر آپ کیا کریں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس پر محکمے کو وارننگ دیں گے کہ دوبارہ ایسی غلطی نہیں ہونی چاہئے۔ ان کے سوال کی اتنی زیادہ تفصیل دی جا سکتی ہے تو یہ کوئی اتنی بڑی چیز نہیں تھی اس کے لئے ایک اضافی کالم بنانا تھا لیکن ایسا نہیں کیا گیا یہ محکمے کی غلطی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، یہ تفصیل بھی معزز ممبر کو provide کر دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! کیا ان ڈیموں میں صرف پانی کا ذخیرہ کریں گے یا ان سے بجلی بھی حاصل کی جا سکے گی؟

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! محکمہ آبپاشی کا بنیادی مقصد تو پانی کے حوالے سے ہے اور اگر حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی ایسی پالیسی آتی ہے تو اُس پر غور کیا جا سکتا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! ڈیم بنانے کے لئے area بھی مختص کر لیا گیا ہے اور یہ مشروط ہے کہ جب ڈیم بنائے جاتے ہیں تو اُن میں پانی ذخیرہ کرنے کے بعد سب سے بڑی facility بجلی پیدا کرنے کی ہے۔

پوری دنیا کے اندر ایسے ہوتا ہے اور پاکستان کے اندر بھی ایسے ہی ہوا ہے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ ہم اربوں روپیہ خرچ کر چکے ہیں، پانی بھی ذخیرہ کر چکے ہیں تو اُس سے بجلی حاصل کرنی ہے یا نہیں کرنی؟

جناب سپیکر: میری بات سُنیں۔ انہوں نے پہلے بتا دیا ہے کہ محکمہ آبپاشی پانی کو اکٹھا کرنے کی ذمہ داری لیتا ہے تو یہ سوال انرجی کے حوالے سے ہے، اگر آپ یہ سوال دیں گے تو وزیر انرجی اس کا جواب دے پائیں گے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (ب) کے بارے میں ضمنی سوال ہے۔ محکمہ آبپاشی نے Punjab Power Development Board بنایا ہوا ہے جو Letter of Interest issue کرتا ہے۔ میرا ضمنی سوال ہے کہ کسی نہر پر کوئی چھوٹا پراجیکٹ بنایا گیا ہے اور اگر بنایا گیا ہے تو وہ کس کمپنی کو دیا گیا ہے اور کیا feasibility report تھی؟

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ/آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں ایوان کو وضاحت کرتا چلوں کہ بجلی بنانا ہمارا subject نہیں ہے۔ محکمہ آبپاشی کا کام پانی کو سٹور کر کے زمینداروں کو سپلائی کرنا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز (ج) میں ذکر ہے کہ صوبائی سطح پر مزید اتنے ڈیموں کے لئے feasibility report تیار کی جا رہی ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا حکومت اس مالی سال میں بہاولپور کے قریب ستلج ڈیم کو زیر غور لانے کے لئے تیار ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ/آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جن ڈیموں کی feasibility reports مکمل ہو چکی ہیں ان کی فہرست ہم نے ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔ یہ جس ڈیم کا ذکر کر رہے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ اب non-feasible ہو، چولستان اور ڈیرہ غازی خان کے علاقوں میں سمال ڈیم اس وجہ سے بھی نہیں بنائے جا سکتے کہ گارا اور مٹی بہت زیادہ آتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ڈیم مؤثر نہیں ہوتے۔ یہ جس ڈیم کا ذکر کر رہے ہیں اس کی تفصیلات دیکھ لیتے ہیں۔

مجھے شک پڑتا ہے کہ وہ ڈیم feasible نہ ہو لیکن جن کی feasibility reports مکمل ہو گئی ہیں ان کی تفصیل ہم نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ کیا اس ستلج لیک ڈیم پر کچھ کام پہلے ہوا تھا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ اپنے محکمہ کو ستلج لیک ڈیم پراجیکٹ کے حوالے سے ہدایات دے دیں کہ میں ان کے ساتھ بیٹھ کر اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ صرف اتنی ہدایات دے دیں باقی باتیں میں محکمہ سے خود کر لوں گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب ستلج لیک پراجیکٹ کے حوالے سے جو فرما رہے ہیں اس پر آپ محکمہ کو ہدایات دے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس ایوان سے جو بھی اچھی recommendations ہوں جس سے کسی علاقہ کی بہتری ہو سکتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ڈاکٹر صاحب آپ سے رابطہ کر لیں گے۔ آپ محکمہ کو ہدایت کریں کہ ان کی بات سنی جائے اور اگر وہ feasible ہے تو اس کو شامل کرا دیا جائے۔ یہ سب کے لئے فائدہ مند ہے۔ جی، عارف عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ جو سات ڈیم پانی ذخیرہ کرنے کے لئے راولپنڈی ڈویژن خطہ پوٹھوہار میں بن رہے ہیں کیا اس پانی کا استعمال یہ آبپاشی کے لئے کرنا چاہتے ہیں یا پینے کے لئے جمع کرنا چاہتے ہیں، اگر آبپاشی کے لئے کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے انہوں نے نہروں کے نظام یا distribution کے لئے بھی کوئی study کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ ڈیم دونوں کاموں کے لئے استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ ان کا بنیادی کام تو آبپاشی ہی ہے لیکن اگر کسی جگہ پینے کا پانی نہ ہو تو محکمہ NOC دے سکتا ہے کہ اس پانی کو پینے کے مقصد کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر آبپاشی کے لئے ہے تو کیا انہوں نے اس علاقہ جات میں پانی کی distribution کے لئے نہریں یا چینلز کی study کی ہے۔ ہمارے پوٹھوہار میں نہری نظام بہت کم یا

نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر یہ ڈیم بن جائیں تو اس کے بعد تقسیم کے بارے میں سوچیں یا کہاں کہاں پانی پہنچانا ہے تو آبپاشی کے لئے انہوں نے کوئی study کی ہے کہ اس پانی کا استعمال اتنا پیسا خرچ کرنے پر ہو گا یہ کس طرح کیا جائے گا اور اس کو end user کاشتکار تک کس طرح پہنچایا جائے گا؟

جناب سپیکر: آپ دونوں ہی پوٹھوہار سے تعلق رکھتے ہیں۔ منسٹر صاحب! اِن کو satisfy کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! feasibility study میں تمام چیزوں کو اکٹھا لیا جاتا ہے اس میں command area کو بھی شامل کیا جاتا ہے جو feasibility کا ایک حصہ ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، محترمہ فرزانہ بٹ صاحبہ!

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! میں پینے کے صاف پانی کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا پینے کے صاف پانی کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ فرزانہ بٹ: جناب سپیکر! یہ محکمہ کیا صاف پانی مہیا کرتا ہے؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: آج پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا محکمہ نہیں ہے۔ یہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کا کام ہے۔ بڑی مہربانی۔ This is no supplementary question اگلے سوال پر چلتے ہیں جی، میاں نصیر صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 25 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں نہروں کی بھل صفائی کی تفصیلات

*25: میاں نصیر احمد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں ہر سال نہروں کی بھل صفائی کی جاتی ہے نیز بھل صفائی کس موسم میں کی جاتی ہے؟

(ب) کیا بھل صفائی کی مہم سرکاری خرچ پر کی جاتی ہے یا مقامی سطح پر اپنی مدد آپ کے تحت کی جاتی ہے؟

(ج) اگر بھل صفائی کی مہم کے لئے حکومت پنجاب فنڈز مختص کرتی ہے تو مالی سال 12-2011 میں اس مہم پر کتنا خرچ آیا علیحدہ علیحدہ نہر کے حساب کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ میں ہر سال مسائل زدہ نہروں کی بھل صفائی کی جاتی ہے۔ ان نہروں کی سالانہ بھل صفائی ماہ دسمبر سے ماہ جنوری تک کی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں! بھل صفائی کی مہم محکمانہ طور پر سرکاری خرچ کے ذریعے کی جاتی ہے۔

(ج) بھل صفائی مہم کے لئے حکومت پنجاب کوئی خصوصی فنڈز مختص نہ کرتی ہے بلکہ نہروں کی مرمت و دیکھ بھال کے لئے جو رقم محکمہ کو دی جاتی ہے اس میں سے کچھ فنڈز نہروں کی بھل صفائی کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں مالی سال 12-2011 میں اس مہم پر 165.350 ملین روپے خرچ آیا۔ مختصراً تفصیل درج ذیل ہے۔

انہار کی تعداد	=356 (سالانہ)
انہار کی کل لمبائی	=1733.152 کینال میل
نکالی جانے والی بھل	=464.57 لاکھ کیوبک فٹ
کل اخراجات	=165.35 ملین روپے

علیحدہ علیحدہ نہر کے حساب کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جز (ج) میں یہ بتایا گیا ہے کہ حکومت جو بھل صفائی کراتی ہے 12-2011 میں اس پر ساڑھے سولہ کروڑ روپے خرچ آیا ہے اور 4 لاکھ 64 ہزار کیوبک فٹ بھل نکالی گئی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو بھل نکالی جاتی ہے اس کا کیا کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: اگر آپ کو ضرورت ہے تو بتادیں ہم ان کو کہہ دیتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ہر سال M&R کا feature ہوتا ہے جس میں کھالوں کی بھل صفائی کی جاتی ہے اور کوشش کی جاتی ہے کہ اس کو dispose of کیا جائے۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ جو بھل نکلتی ہے اس کا کیا بنتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس کو dispose of کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس بھل کو نیلام کرتے ہیں یا جو چاہے بھل کو اٹھا کر لے جائے؟ وہ آپ سے یہ پوچھ رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! پہلی priority تو یہ ہوتی ہے کہ بھل کو نہر کے پُشتوں کی مضبوطی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرے سوال کا مقصد آپ بھی سمجھ رہے ہوں گے کہ جتنا یہ خرچ کر رہے ہیں اس سے تین گنا زیادہ بھل کی قیمت ہے جو یہ نکالتے ہیں، جس طرح لاہور اور لاہور کے علاوہ دیگر نہروں کی اینٹوں کے پُشتے بن چکے ہیں وہاں یہ بھل نہیں ڈالی جاتی۔ دیہات میں تو سمجھ آتی ہے کہ کچے کھال ہوں گے شاید وہاں استعمال ہو جاتی ہو لیکن یہ کروڑوں روپے کی بھل ہے یہ کدھر جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کے شہر میں بھی بے شمار باغات ہیں وہاں بھی یہ بھل استعمال ہو سکتی ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بھل مفت دی جاتی ہے یا بیچی جاتی ہے۔ یہ 4لاکھ 64ہزار کیوبک فٹ بھل کی قیمت 40کروڑ سے زیادہ قیمت ہے یہ کدھر جاتی ہے؟

جناب سپیکر: آئندہ آپ پیسے دیں گے تو ان کو کہیں گے کہ بھل آپ کو دے دیں۔ اگلا سوال احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 30 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سال 10-2009 میں سمال ڈیموں کی تعمیر کی تفصیلات

*30: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 10-2009 کے بجٹ میں ڈیموں کی تعمیر کے لئے رقم مختص کی گئی تھی، اگر رقم مختص کی گئی تھی تو کتنے ڈیم تعمیر کئے گئے، کتنے نامکمل چھوڑ دیئے گئے اور ان پر کتنے پیسے خرچ ہوئے، تفصیل منصوبہ وار فراہم کی جائے؟

(ب) جو ڈیم زیر تعمیر ہیں ان ڈیموں کی تعمیر کا کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنے فیصد بقایا ہے؟

(ج) ان ڈیموں میں پانی کی سٹوریج کیپیسٹی کتنی ہو گی، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(د) ان سے کتنے ایکڑ رقبہ کس کس ضلع کا سیراب ہوگا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مالی سال10-2009 میں کوئی نیا ڈیم شروع نہیں کیا گیا تھا پہلے سے جاری منصوبوں کے لئے مبلغ444.491 ملین روپے فنڈز مہیا کئے گئے تھے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ اٹک میں حاجی شاہ ڈیم کی تعمیر کا ٹھیکہ 2006 میں میسرز نذر خان کو دیا گیا تھا لیکن وقت مقررہ پر کام نہ کر سکنے کی وجہ سے یہ ٹھیکہ کینسل کر دیا گیا۔ کیا محکمہ نے اس ٹھیکیدار کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی بھی کی ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ٹھیکیدار کے خلاف محکمانہ کارروائی کس طرح ہو سکتی ہے اور کیا کارروائی کی بھی گئی ہے یا نہیں اس بارے میں بتادیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جب کوئی ٹھیکیدار اپنے time frame کے اندر کام نہ کر سکے تو اس کا ٹھیکہ resent کر دیا جاتا ہے، اس کی سکیورٹی ضبط کر لی جاتی ہے اور اس کے بعد اس کام کا نیا ٹینڈر کر دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال بھی جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کا ہے۔ جی، کھگہ صاحب!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 33 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن: نہروں، راجباہوں کے نام و دیگر تفصیلات

*33: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع پاکپتن میں واقع انہار، مائنر اور راجباہوں کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان سے کتنے ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) ان کا منظور شدہ پانی کتنے کیوسک ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(د) ان کی سال 2008 تا 2012 کے دوران دیکھ بھال اور مرمت پر سالانہ کتنی رقم خرچ ہوئی، نیز بھل صفائی پر ان سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع پاکپتن میں واقع انہار، مائنرز اور راجباہوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سے کل 477214 ایکڑ رقبہ سیراب ہوتا ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کا کل منظور شدہ پانی 4116 کیوسک ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان کی سال 2008 تا 2012 کے دوران دیکھ بھال /مرمت اور بھل صفائی پر سالانہ جو رقم خرچ ہوئی درج ذیل ہے۔

اخراجات (روپے)

مالی سال	دیکھ بھال /مرمت		بھل صفائی
2008-09	5684200		2843584
2009-10	5473656		4313339
2010-11	4884458		4545996
2011-12	3939731		4128891
میزان	19982045		15831810
کل اخراجات	35813855	=	35.81 ملین روپے

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پاکپتن کی انہار، مائنز اور راجباہوں کی بھل صفائی کی گئی تو اس پر کتنا خرچ ہوا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جواب میں ساری تفصیل ہے جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میرے محترم دوست میاں نصیر احمد صاحب نے جس طرح کہا ہے کہ بھل صفائی کے بعد بھل کو نہر کے کنارے پر رکھ دیا جاتا ہے، اگلے سال نئی بھل بھی آ جاتی ہے اور وہ بھی اس نہر کے اندر ہی چلی جاتی ہے۔ اگر کوئی ایسا کام کر دیا جائے کہ وہ بھل زمینداروں کو دے دی جائے جیسے آپ نے فرمایا ہے کہ باغات میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے تو زیادہ بہتر ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس حوالے سے محکمہ کوئی اچھا انتظام کرے تا کہ بھل فائدہ مند رہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 81 ہے اور اسی topic کے حوالے سے اگلا سوال نمبر 82 بھی ہے۔ جس طرح آپ نے شروع میں بات فرمائی کہ متعلقہ وزیر کسی اہم task کے پیشِ نظر یہاں پر نہیں ہیں تو تھوڑی رعایت بھی کی جائے۔ میرا سوال پیڈا ایکٹ کے متعلق ہے جو ایک policy matter ہے لہذا میں چاہتا یہ ہوں کہ جب متعلقہ وزیر موجود ہوں تب تفصیل کے ساتھ اس حوالے سے بات کی جا سکے۔ میں آپ سے بڑی خصوصی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ جب اگلی دفعہ محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات آئیں تب میرے یہ دونوں سوال take up ہو جائیں لہذا اُس وقت تک یہ pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ان کی request ہے جسے accept کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کا ہے۔

جناب احمد شاہ کھگہ: On her behalf سوال نمبر 98 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ شمیلہ اسلم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ملتان: موضع نور راجہ بھٹہ میں حافظ واہ سب مائنر کو کھلوانے کا معاملہ

*98: **محترمہ شمیلہ اسلم:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل جلال پور پیر والا ضلع ملتان موضع نور راجہ بھٹہ میں حافظ واہ کے نام سے ایک سب مائنر گزر رہا ہے جو لودھراں کی جانب سے آ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سب مائنر کا آخری حصہ جو تقریباً دو کلو میٹر پر محیط ہے، کو بند کیا ہوا ہے جس سے وہاں کے کاشتکاروں کو سخت پریشانی کا سامنا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں کے کاشتکار سب مائنر کو کھلوانے / جاری کرانے کے لئے کئی سالوں سے درخواستیں دے رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کی کوئی شنوائی نہیں ہو رہی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2006 میں اس سب مائنر کی منظوری ہو گئی تھی اور اس کے تین بار ٹینڈر بھی ہو چکے ہیں لیکن پھر بھی اس کو چالو نہیں کیا گیا؟

(ہ) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سب مائنر (حافظ واہ) کو جلد از جلد کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ تحصیل جلال پور پیر والہ ضلع ملتان نوراجہ بھٹہ میں حافظ واہ کے نام سے ایک سب مائنر گزر رہا ہے جو لودھراں کی جانب سے آرہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ حافظ واہ سب مائنر کا آخری حصہ محکمہ نہر نے بند کیا ہوا ہے۔ درحقیقت بمطابق چک بندی پلان سال 1925 حافظ واہ نہر کی ٹیل آر ڈی 100+40 سے آگے نہر کا کوئی وجود ہی نہ ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ کاشتکاروں کے نمائندہ مسٹر محبوب احمد سکنہ موضع نوراجہ بھٹہ تحصیل جلال پور ضلع ملتان نے مورخہ 2004-04-19 کو ایک درخواست برائے توسیع ٹیل راجباہ حافظ واہ سب مائنر گزاری تھی تاہم بعد ازاں نئے رقبے کی CCA میں شمولیت پر ban عائد ہونے اور کسی رقبے کے CCA سے اخراج کے سبب مزید کارروائی نہ ہو سکی۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ 2006 میں اس سب مائنر کی منظوری ہو گئی تھی اور اس کے تین بار ٹینڈر ہوئے۔ چونکہ مثل مذکورہ فیلڈ عملہ کے پاس زیر کارروائی تھی اور اس دوران گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے نئے رقبہ جات کی شمولیت پر مورخہ 2006-10-11 کو پابندی عائد کر دی گئی جس کی وجہ سے اس مثل پر مزید کارروائی روک دی گئی۔ مزید واضح رہے کہ حافظ واہ کی توسیع کی صورت میں 2945 ایکڑ نیا رقبہ شامل ہوگا۔

(ہ) نئے رقبہ جات کی شمولیت کی پابندی ختم ہونے کے بعد اس سلسلہ میں مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! جواب کے جز (ج) کی دوسری لائن میں بتایا گیا ہے کہ مورخہ 19-04-2004 کو ایک درخواست برائے توسیع موصول ہوئی تاہم نئے رقبے کی CCA میں شمولیت پر ban عائد ہونے کی وجہ سے کارروائی نہ ہو سکی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس ban کا انہوں نے ذکر کیا ہے---

جناب سپیکر: کھگہ صاحب!آپ نے دو سوال پہلے کر لئے ہیں؟

جناب احمد شاہ کھگہ: جی، پہلے کئے ہیں۔

MR SPEAKER: Then I am sorry. We are proceeding further now.

محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال میاں محمد شعیب اویسی صاحب کا ہے۔

DR SYED WASEEM AKHTAR: On his behalf.

جناب سپیکر: یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔آپ کے دو سوال تھے اس لئے آپ یہ نہیں کر پائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!وہ دونوں pending ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جو بھی ہو گئے ہیں لیکن اس سوال پر آپ بات نہیں کر پائیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!یہ میرے علاقے کا سوال ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ یہ کسی اور ممبر کو سوال دے دیں جنہوں نے پہلے سوال نہ کیا ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال قاضی احمد سعید صاحب کا ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر!میرا سوال نمبر 127 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان: منچن برانچ نہر میں غیر قانونی موگہ جات کی تفصیلات

*127: قاضی احمد سعید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) منچن برانچ نہر پل 56 ہزار (برجی نمبر 56+400 تا 82+000) پی پی۔286 ضلع رحیم یار خان کی جنوب کی طرف نہر کے دونوں اطراف کل منظور شدہ موگہ جات کتنے ہیں اور کتنے غیر قانونی موگہ جات ہیں؟

(ب) غیر قانونی موگہ جات کب سے چل رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت نہر کے اس ایریا میں تقریباً دس کے قریب موگہ جات غیر قانونی چل رہے ہیں؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو ان غیر قانونی موگہ جات بنانے کے ذمہ داران کون کون ہیں؟

(ہ) کیا حکومت ان غیر قانونی موگہ جات کو بند کروانے اور جتنے عرصہ سے یہ غیر قانونی چل رہے ہیں اس عرصہ کا تاوان متعلقہ افراد / کسانوں سے وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) منچن برانچ (برجی نمبرز 400+56تا 000+82) پی پی۔286 ضلع رحیم یار خان کی حدود میں صرف دو منظور شدہ موگہ جات برجی آرڈی (R/025+78 اور R/600+82) پر ہیں جبکہ منچن برانچ (برجی نمبر 400+56تا 000+82) پی پی۔286 ضلع رحیم یار خان کی حدود میں کوئی غیر قانونی موگہ نہ ہے۔

(ب) کوئی غیر قانونی موگہ نہیں چل رہا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) کوئی غیر قانونی موگہ نہ ہے۔

(ہ) کوئی غیر قانونی موگہ نہ ہے۔ کسی قسم کی مزید کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! چونکہ وزیر آبپاشی تو موجود نہیں ہیں لیکن دوسرے محترم وزیر کو انہوں نے لکھ پڑھ کر دے دیا ہوگا۔ گزارش یہ ہے کہ میں نے منچن برانچ پر غیر قانونی موگہ جات کے حوالے سے سوال کیا تھا لیکن جواب کے تمام جز (الف، ب، ج، د اور ہ) میں انہوں نے کہا ہے کہ کوئی غیر قانونی موگہ نہیں ہے۔ کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ اگر میں یہ ثابت کر دوں کہ جو غیر قانونی طور پر منچن برانچ برجی نمبروں کی نشاندہی کی گئی ہے وہاں پر پائپ لگا ہوا ہے اور پانی چل رہا ہے تو اس کی سزا کون بھگتے گا آیا منسٹر صاحب یا سیکرٹری بھگتیں گے وزیر صاحب اس کی detail بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، اس چیز کو منسٹر بھی روکیں گے، سیکرٹری بھی روکیں گے اور جو اس کا ذمہ دار ہے اس کے خلاف قانونی کارروائی کیوں نہیں ہوگی؟ آپ علیحدگی میں بیٹھ کر منسٹر صاحب سے بات کر لیں۔ ہو سکتا ہے کہ جب آپ اس حوالے سے بات کریں تو اس موگے کو محکمے والے بند کر دیں پھر آپ کے سوال کی اہمیت ختم ہو جائے گی۔ آپ علیحدگی میں یہ چیز ان کے notice میں لائیں اور یہ خود اس پر انکوائری کروائیں گے۔ میں بھی ان سے کہہ رہا ہوں۔

قاضی احمد سعید: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس چیز کو منسٹر صاحب note کریں اور محکمہ بھی note کرے۔ قاضی احمد سعید صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 128 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: برجی نمبر 43 رنداں والی پُل کی تعمیر کا معاملہ

*128: **قاضی احمد سعید:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نہر منچن برانچ پی پی۔286 رحیم یار خان کی برجی نمبر 43 پل رنداں والی پل کب تعمیر کیا گیا تھا؟

(ب) اس کی تعمیر کے بعد اس کی مرمت پر سال 2002 سے آج تک کتنی رقم سالانہ خرچ کی گئی ہے؟

(ج) کیا اس پُل سے لوگ گاڑیوں کے ساتھ گزر سکتے ہیں؟

(د) کیا کبھی اس پُل کا محکمہ کے متعلقہ ذمہ داران افسران نے موقع پر visit کیا ہے اگر ہاں تو کب اور کس کس تاریخ کو کیا ہے؟

(ہ) اگر یہ پُل ناکارہ اور ٹوٹ پھوٹ چکا ہے تو اس کی تعمیر از سر نو کیوں نہیں کروائی جا رہی؟

(و) حکومت کب تک یہ پُل تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) نہر منچن برانچ پی پی۔286 کی برجی نمبری 43 پر رنداں والی پل 1939 میں تعمیر کیا گیا تھا۔

(ب) 2002 سے لے کر آج تک اس پُل کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ج) پُل کی slab کی حالت تسلی بخش نہ ہے اور گاڑیوں کا گزرنا مشکل ہے۔

(د) نہروں کی چیکنگ کے دوران اس پُل کا visit کیا جاتا ہے تاہم آخری دفعہ 17۔ جون 2013 کو شریف ڈسٹی کو چیک کیا گیا اور اس پُل کا بھی visit کیا گیا۔

(ہ) پُل کا تمام structure صحیح حالت میں ہے صرف slab ٹوٹ چکی ہے اس کے لئے مالی سال 14۔2013 کے ورک پلان میں پُل کی slab کی مرمت اور hydraulic gate لگانے کے لئے 20 لاکھ کی رقم شامل کی گئی ہے۔

(و) منچن برانچ میں آج کل پانی چل رہا ہے 16۔اکتوبر سے 15۔اپریل تک نہریں بند رہیں گی اور اس دوران تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد پل کی slab کی تعمیر اور hydraulic gate لگانے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! نہر منچن برانچ پر پل رنداں کی تعمیر کے حوالے سے میں نے سوال کیا ہے جس کا جواب آیا کہ 2002 سے اس پر کوئی پیسا خرچ نہیں کیا گیا، slab ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، گاڑیوں کی آمدورفت نہیں ہو سکتی اور لوگ نہیں چل سکتے لیکن اس کے لئے اس مالی سال میں 20 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں اور اس کو تعمیر کرنے کی وہ تجویز دیں گے۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ اس پُل کی slab کی تعمیر اسی مالی سال میں مکمل ہو گی تاکہ لوگوں کی آمدورفت ہو اور گاڑیاں بھی چل سکیں، کیا یہ اس بات کی surety دے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جواب میں جس طرح تمام چیزیں واضح ہیں کہ slab کی حالت کافی خراب ہے اور گاڑیوں کی آمدورفت کے مسائل ہیں تو ان مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے 14-2013 میں 20 لاکھ روپے کی رقم شامل کر لی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کتنے لاکھ روپے کی رقم رکھی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):: جناب سپیکر! 20 لاکھ روپے کی رقم اس ADP میں شامل ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کے لئے ADP میں 20 لاکھ روپے کی رقم شامل ہے۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! 20 لاکھ روپے جو رکھے گئے ہیں وہ انہوں نے اس پُل کے لئے مخصوص نہیں کئے بلکہ overall ہیں۔ منسٹر صاحب بتا دیں کہ یہ 20 لاکھ روپے اسی پُل کے لئے ہیں اور کیا یہ اس

کی تعمیر مکمل کرائیں گے جبکہ محکمہ نے admit بھی کیا ہے کہ وہاں گاڑی چل سکتی ہے اور نہ ہی انسان چل سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ ان کی تکلیف کا پوری طرح سے ازالہ کر دیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ صرف اس پُل کے لئے 20 لاکھ روپے نہیں رکھے گئے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جس طرح ابتدائی رقم رکھ دی گئی ہے تو انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ اسی مالی سال میں اس کو مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ ان کے سوال کا جواب بھی شیطان کی آنت جتنا لمبا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب فیضان خالد ورک صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ثقلین انور سپرا صاحب کا ہے۔

ملک مظہر عباس راں: On his behalf سوال نمبر 614 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب محمد ثقلین انور سپرا کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ: پی پی۔76 میں موجود راجباہوں کی کنکریٹ لائننگ کرنے کی تفصیلات

*614: **جناب محمد ثقلین انور سپرا:** کیا وزیر آبپاشی از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجباہ نیلا نمبر 1، 2، راجباہ موچیوالا، راجباہ منگانی اور راجباہ گلوتراں پی پی۔76 جھنگ میں ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا راجباہوں کی concrete lining نہیں ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان راجباہوں میں concrete lining نہ ہونے کی وجہ سے پانی چوری ہوتا ہے پانی کی seepage/leakage ہوتی ہے، پانی ٹیل تک نہیں پہنچتا اور ٹیل والے کسان اس صورتحال میں بہت سخت پریشان ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مالی سال2013-14میں مذکورہ راجباہوں کی concrete lining کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ راجباہ نیلا نمبر 1،2، راجباہ موچیووالا، راجباہ منگانی اور راجباہ گلوتراں پی پی۔76 ضلع چنیوٹ و جھنگ میں ہیں۔

(ب) راجباہ منگانی کی کنکریٹ لائننگ 0تا22 برجی تک ہو چکی ہے جبکہ راجباہ نیلا نمبر 1،2 کی کنکریٹ لائننگ کی تجویز PSDP کے تحت زیر غور ہے۔ مزید برآں راجباہ موچیوالا اور راجباہ گلوتراں کی کنکریٹ لائننگ کی تجویز بھی PISIP کے تحت revised PC-I میں کی گئی جس کی منظوری تاحال ECNEC سے نہ ہو سکی ہے۔

(ج) Concrete Lining نہ ہونے کی وجہ سے پانی کا ضیاع ہوتا ہے اور لوگ پانی چوری بھی کر لیتے ہیں لہذا کنکریٹ لائننگ کرنے سے ٹیل کے زمینداران کو فراہمی آب میں بہتری آئے گی۔

(د) مندرجہ بالا دونوں تجاویز کردہ پروگرام Punjab Irrigation System Improvement Project (PISIP) Public Sector Development Programme(PSDP) کے تحت اتھارٹی کی منظوری کے بعد کنکریٹ لائننگ کا کام شروع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! راجباہوں کی کنکریٹ لائننگ جو کی جاتی ہے اس میں کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ ہماری تحصیل میں ایک رشیدہ راجباہ ہے جو میرے حلقہ میں ہے۔

جناب سپیکر: مجھے جز بتادیں کہ کون سے جز کا جواب پوچھ رہے ہیں؟

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! جواب میں بتا رہے ہیں کہ راجباہوں میں کنکریٹ لائننگ کی جاتی ہے لیکن اس میں کنکریٹ کرتے ہوئے لائننگ غلط ہوئی ہے اور بہت سارے راجباہوں میں کاشتکاروں کو بڑی تکلیف ہے۔ میرے حلقہ میں ایک رشیدہ راجباہ ہے۔

جناب سپیکر: کون سی راجباہ ہے؟

ملک مظہر عباس راں: رشیدہ راجباہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال کے متعلق ضمنی سوال کر سکتے ہیں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! لائننگ کے بارے میں سوال ہے کہ یہ لائننگ محکمہ صحیح طریقے سے نہیں کرتا جس کی وجہ سے پیسا بھی ضائع ہوتا ہے اور کاشتکاروں کو تکلیف بھی ہوتی ہے۔ میرے حلقہ میں ایک رشیدہ راجباہ ہے جس کی گزشتہ دور میں لائننگ کی گئی جس کی وجہ سے پانی کی سپلائی کم ہو گئی اور اس علاقہ کے موگوں پر پانی نہیں چڑھتا۔ اس حوالے سے وزیر موصوف کیا فرمائیں گے کیونکہ پیسے بھی ضائع ہوئے اور کاشتکاروں کو بھی تکلیف ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ان کا یہ سوال اس سے متعلقہ نہیں ہے کیونکہ ان کی ایک general observation ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کسی جگہ کنکریٹ لائننگ میں واقعی کوئی مسئلہ آیا ہے اور محکمہ نے صحیح طرح اپنا کام نہیں کیا تو اس کی identification کی جائے انشاء اللہ اس پر proper action لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: انہوں نے بتا دیا ہے کہ رشیدہ راجباہ ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! وہ اس سوال سے related نہیں ہے جو وہ سوال کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے لائننگ کی بات کی ہے کہ کنکریٹ لائننگ صحیح نہ ہوئی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! وہ اپنے حلقہ کی بات کر رہے ہیں اس حوالے سے وہ fresh question کر لیں بلکہ اب یہ ہمارے علم میں آ گیا ہے تو ہم اپنے طور پر اس کی انکوائری کروا لیتے ہیں کہ وہاں کنکریٹ لائننگ صحیح طریقے سے کیوں نہیں کی گئی؟

جناب سپیکر: جی، آپ اس کی باقاعدہ انکوائری کروائیں۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ جب آپ کے علم میں ایک چیز آ گئی ہے تو اس سے ان کی تسلی کروائیں۔ اگلا سوال نمبر 692 ملک احمد یار ہنجرا صاحب کا ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو آئندہ سیشن تک کے لئے pending کیا جائے لہٰذا ان کا یہ سوال آئندہ سیشن تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ محکمہ آبپاشی والے نوٹ کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع بہاولپور: بہاولپور ہیڈ سنگلہ پر کڑی سسٹم کے تحت پانی فراہم کرنے کی تفصیلات

*126: میاں محمد شعیب اویسی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اے پی برانچ (اور اس کے Off way) بہاولپور ہیڈ سنگلہ (برجی نمبر 135) کے مقام پر پرانے سسٹم یعنی "کڑی سسٹم" کے تحت نہروں کو پانی فراہم کیا جا رہا ہے، یہ سسٹم کب سے کام کر رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سسٹم کے تحت 30/25 فیصد پانی ضائع ہو رہا ہے، اگر یہاں پر جدید نظام کے تحت گیٹ لگا دیئے جائیں تو پانی کا ضیاع روکا جا سکتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ہیڈ پر جدید گیٹ کا نظام نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ برجی نمبر 135 اے پی برانچ ہیڈ سنگلہ پر پرانا سسٹم (کڑی سسٹم) کے تحت نہروں کو پانی فراہم کیا جا رہا ہے اور یہ سسٹم ستلج ویلی پراجیکٹ کے تحت تقریباً 1930 سے کام کر رہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ اس سسٹم کے تحت تقریباً صرف پانچ فیصد پانی کا ضیاع ہوتا ہے تاہم اگر یہاں پر جدید نظام کے تحت گیٹ سسٹم لگا دیا جائے تو پانی کی تقسیم مزید بہتر ہو سکتی ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت ہیڈ پر جدید گیٹ کا نظام نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے متعلقہ PC-I تیار کیا جا رہا ہے جسے بعد ازاں ضروری کارروائی کے لئے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ بھیجا جائے گا۔ منظوری اور فنڈز کی allocation کے بعد تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔

صوبہ کی نہروں پر نہانے والوں کے لئے لائف گارڈ تعینات کرنے کی تفصیلات

*312: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال خصوصاً موسم گرما میں سینکڑوں جوان اور بچے صوبہ کی نہروں اور دریاؤں میں نہاتے ہوئے ڈوب کر ہلاک ہو جاتے ہیں؟

(ب) کیا دریاؤں اور نہروں میں مناسب حفاظتی اقدامات کے بغیر نہانے پر پابندی کے لئے کوئی قانون ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت انسانی جانوں کو بچانے کے لئے مناسب قوانین کے نفاذ کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا شہری حکومتوں کے تعاون سے متعلقہ محکمہ رش والی جگہوں پر لائف گارڈ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی، نہیں! یہ درست نہیں ہے۔ یہ تعداد کہیں کم ہے۔

(ب) کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873،1975 ترمیم شدہ 2006 زیر دفعہ 70 کے تحت کوئی بھی دریا یا نہر میں نہا نہیں سکتا۔

(ج) یہ کام براہ راست شہری حکومتوں کا ہے کہ دریا اور نہر میں نہانے پر پابندی لگائے نیز لائف گارڈز سمیت مناسب حفاظتی انتظامات کرے۔

ضلع شیخوپورہ: محکمہ آبپاشی کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*449: جناب فیضان خالد ورک: کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبپاشی کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس میں کتنا زرعی ہے اور کتنا غیر آباد ہے؟

(ب) کتنے رقبہ پر کہاں کہاں رہائش گاہیں ہیں؟

(ج) کتنا رقبہ پٹہ / لیز / ٹھیکہ پر دیا گیا ہے یہ کب دیا گیا تھا اس سے سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے، تفصیل سال 12-2011 اور 13-2012 کی بتائیں؟

(د) کتنے رقبہ پر کن کن لوگوں نے کب سے قبضہ کر رکھا ہے؟

(ہ) ان ناجائز قابضین کے نام اور رقبہ کی تفصیل نیز ان سے کب تک رقبہ واگزار کروایا جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبپاشی کا کل رقبہ 489 ایکڑ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اریگیشن زون	غیر زرعی رقبہ	زرعی رقبہ	کل رقبہ
لاہور زون	142 ایکڑ	27 ایکڑ	169 ایکڑ
فیصل آباد زون	28 ایکڑ	292 ایکڑ	320 ایکڑ
کل رقبہ	170 ایکڑ	319 ایکڑ	489 ایکڑ

لاہور زون میں غیر زرعی رقبہ 142 ایکڑ Air Defence Regiment Kharian کو برائے شجر کاری حوالے کیا گیا ہے جبکہ 27 ایکڑ زرعی رقبہ بورڈ آف ریونیو کو پرائیویٹائزیشن کے لئے دیا گیا ہے فیصل آباد زون میں 275 ایکڑ زرعی رقبہ پاک آرمی کو شجر کاری کے لئے دیا گیا ہے۔

(ب)

1۔ کینال کالونی شیخوپورہ 5 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔

(i) جس میں 24 عدد رہائش گاہیں شیخوپورہ ڈویژن یو سی سی کے ملازمین کے لئے ہیں۔

(ii) 20 رہائش گاہیں اپر گوگیرہ ڈویژن کے لئے ہیں۔

(iii) 12 عدد سکارپ کے ملازمین کے لئے ہیں۔

2۔ مینیل کینال کالونی شیخوپورہ 3 کنال رقبہ پر مشتمل ہے جس میں چھوٹے ملازمین کی 14 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

3۔ ایگزیکٹو انجینئر شیخوپورہ ڈویژن یو سی۔ سی کی رہائش گاہ ہے جس کا رقبہ 3.9 ایکڑ پر محیط ہے اس میں ایگزیکٹو انجینئر سکارپ کی رہائش گاہ اور سرونٹ کوارٹر بھی ہیں۔

4۔ سب ڈویژنل آفیسر شیخوپورہ ڈویژن یو سی سی کی رہائش گاہ ہے جس کا رقبہ 1.5 کنال پر محیط ہے۔

5۔ ایگزیکٹو انجینئر، اپر گوگیرہ ڈویژن شیخوپورہ کی رہائش گاہ ہے جس کا رقبہ 3.9 ایکڑ ہے۔

6۔ چوہڑکانہ سب ڈویژن فاروق آباد ریسٹ ہاؤس جو کہ ضلع شیخوپورہ میں ہے اور یہ 17.23 ایکڑ پر محیط ہے اس میں کل 17 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

7۔ اجنیانوالہ ریسٹ ہاؤس 6.64 ایکڑ پر محیط ہے اور اس میں کل 4 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

8۔ پکہ ڈلہ سب ڈویژن پکہ ڈالہ اور ریسٹ ہاؤس پکہ ڈلہ 11.84 ایکڑ پر محیط ہے جس میں کل 7 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

9۔ سالار ریسٹ ہاؤس 10.38 ایکڑ پر محیط ہے اور اس میں کل 4 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

10۔ فیروز ریسٹ ہاؤس 14.40 ایکڑ پر محیط ہے اور اس میں کل 6 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

11۔ ماہمونوالی ریسٹ ہاؤس کل 7.06 ایکڑ پر محیط ہے اور اس میں کل 4 عدد رہائش گاہیں ہیں۔

12۔ 6.55 ایکڑ رقبہ پر کنال کالونی فاروق آباد میں بھی رہائش گاہیں ہیں۔

(ج) مالی سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے لئے کوئی بھی رقبہ پٹہ / لیز / ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے کیوں کہ حکومت کی طرف سے 2003 سے زمینوں کی نیلامی / لیز / ٹھیکہ پر پابندی عائد ہے۔

(د) جن لوگوں نے محکمہ انہار کے رقبہ پر قبضہ کر رکھا ہے اس کی تفصیل جز (ہ) میں درج ہے۔

(ہ) مندرجہ ذیل قابضین جون 2004 تک اوپن نیلامی کے ذریعے کھوکھا جات لیز پر لے کر قابض رہے۔ بعد ازاں گورنمنٹ نے بذریعہ چٹھی نمبری SO(Rev)12-70/2003/General مورخہ نیلامی / لیز پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اب یہ لوگ عدالتی حکم امتناعی کے ذریعے قابض ہیں۔ دیوانی عدالتوں سے ان کے کیس محکمہ نے خارج کروا دیئے ہیں اب یہ لوگ ہائیکورٹ میں نظر ثانی کی اپیل بذریعہ رٹ پٹیشن نمبر 2792/2012 جا چکے ہیں۔

1۔ عرفان علی ولد خوشی محمد قوم سکنہ خانپور ضلع شیخوپورہ۔۔۔۔۔۔ برجی نمبر 000+266 نہر اپر چناب کینال

2۔ محمد اقبال ولد محمد انور قوم چنگڑ خانپور ضلع شیخوزہ۔۔۔۔۔۔ برجی نمبر 000+266 نہر اپر چناب کینال

3۔ غلام عباس ولد محمد اسلام قوم ملک سکنہ خانپور ضلع شیخوپورہ۔۔۔ برجی نمبر 000+266 نہر اپر چناب کینال

4۔ محمد عنایت علی ولد نور محمد قوم چنگڑ سکنہ خانپور ضلع شیخوپورہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ برجی نمبر 000+266 نہر اپر چناب کینال

5۔ انور علی ولد محمد دین قوم انصاری سکنہ خانپور ضلع شیخوپورہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ برجی نمبر 000+266 نہر اپر چناب کینال

6۔ محمد ارشد ولد حاکم علی قوم ملک سکنہ خانپور ضلع شیخوپورہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ برجی نمبر 000+266 نہر اپر چناب کینال

نیز کیوبی لنک کے R.O.W کے 21.25 ایکڑ رقبہ واقع فاروق آباد / سرگودھا روڈ پر کچھ لوگوں نے ناجائز تجاوزات بنا رکھی ہیں۔ ناجائز قابضین سے رقبہ خالی کرانے کے لئے تمام قانونی کارروائی کر دی گئی ہے اور سول انتظامیہ کو پولیس کی مدد سے رقبہ واگزار کرانے کے لئے ضروری کارروائی کی جا چکی ہے۔

ضلع شیخوپورہ:زرعی رقبہ کو پانی کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*450:جناب فیضان خالد ورک:کیاوزیرآبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کتنے رقبہ کو محکمہ آبپاشی کی طرف سے پانی فراہم کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ضلع کی ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی پانی کی عدم فراہمی کی وجہ سے بے کار پڑی ہے؟

(ج) حکومت نے پچھلے تین سال کے دوران اس ضلع کی زرعی اراضی کو آبپاشی کے لئے پانی فراہم کرنے کے لئے جو اقدامات اٹھائے،ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ آبپاشی کی طرف سے کل 679692ایکڑ رقبے کو پانی فراہم کیا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔زرعی اراضی کو منظور شدہ CCA کے مطابق پانی دیا جارہا ہے نیز زیرزمین پانی بھی میٹھا ہے اور موقع پر کسانوں نے آبپاشی کے لئے ٹیوب ویل نصب کررکھے ہیں اس لئے کوئی رقبہ عدم دستیابی پانی بے کار نہ ہے۔

(ج) ضلع شیخوپورہ میں زرعی اراضی کو پانی کی بہتر فراہمی کے لئے حکومت پنجاب نے ADP کے تحت مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام شروع کروا رکھے ہیں۔

(i) مریدکے ڈسٹری بیوٹری سسٹم کی بحالی

(ii) شاہدرہ ڈسٹری بیوٹری سسٹم کی بحالی

(iii) نوشہرہ ڈسٹری بیوٹری سسٹم کی بحالی

اس کے علاوہ پچھلے تین سالوں میں مختلف نہروں کی rehabilitation کی گئی کناروں کی مرمت کی گئی بھل صفائی کی گئی اور موگہ جات کو درست کیا گیا نیز راجباہوں کی کنکریٹ لائننگ کے منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں ان اقدامات کی وجہ سے ضلع شیخوپورہ میں پانی کی فراہمی کافی بہتر ہوئی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! لاہور کی وحدت کالونی کے 400 گھروں کو پانی نہیں مل رہا کیونکہ وہاں لگے ہوئے ٹیوب ویل کا بور خراب ہو چکا ہے۔ multiple times requests کی گئی ہیں کہ اسے ٹھیک کیا جائے، multiple complaints لکھوائی گئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ صرف ایک کام کریں کہ ایک تحریک التوائے کار لے کر آئیں۔ میں اس کا نوٹس لوں گا اور انشاءاللہ سختی سے نوٹس لوں گا۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بچے۔ میں آپ کو بچہ کہہ سکتا ہوں کیونکہ میرا آپ کے ساتھ ایک رشتہ بھی ہے ناں!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے تحریک التوائے کار کے لئے request کرنی تھی کہ اگر آپ مجھے out of turn پڑھ لینے دیں۔

جناب سپیکر: میں ابھی دیکھتا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرے پاس موجود ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ تحریک التوائے کار پڑھ رہے ہیں جسے آپ غور سے سنیں گے اور اس کا تدارک بھی فوری کرنا پڑے گا اور پھر اس کا جواب اسی سیشن میں لینا چاہیں گے۔ جی، پڑھیں۔

ہیڈ مرالہ سے نکلنے والی نہر مرالہ راوی لنک کو ڈسکہ کے مقام پر غیر قانونی پانی کاٹنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ نہر مرالہ راوی لنک جو کہ ہیڈ مرالہ سے نکلتی ہے کو سیلاب کی آڑ میں تقریباً تین جگہوں سے ڈسکہ سے down stream غیر قانونی طور پر کاٹ دیا گیا جس سے ڈسکہ سے آگے زمینداروں اور کسانوں کو محکمہ کی ملی بھگت سے نہری پانی سے یکسر محروم کر دیا گیا ہے اور وہ اپنی چاول اور دوسری فصلیں کاشت

کرنے سے قاصر ہیں۔ علاقے کے متاثرہ عوام نے محکمہ انہار اور دوسرے متعلقہ حکام سے نہر کی فوری مرمت اور cuts لگانے والے کے خلاف اقدامات کرنے کے لئے رجوع کیا لیکن ان کے جائز اور قانونی مطالبے کو درخور اعتناء نہ سمجھا گیا اور وہ بدستور بے یار و مددگار پڑے ہیں۔ انہوں نے حکومت پنجاب سے احتجاج کیا ہے کہ وہ فوری اقدامات کریں اور نہر کی مرمت کروائیں اور غیر قانونی cuts میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کریں لہذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اسے کب تک pending کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اسی سیشن میں اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: پھر کون سی date دی جائے whichever is possible کل کر سکتے ہیں، Is it possible کیا اس کا جواب کل آ جائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! کل تو مشکل ہو گا۔

جناب سپیکر: پھر اس کا جواب جمعہ کو لے لیں کیونکہ آپ کو اسی سیشن میں جواب دینا ہو گا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): اگر چار پانچ دن کا gap مل جائے تو زیادہ بہتر ہو گا ویسے جو آپ حکم کریں گے اس کی تعمیل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب سپیکر: میں یہ تو certainly نہیں کہہ سکتا کہ یہ اجلاس کب تک چل سکے گا۔ جب تک میرے پاس آپ کا business آتا رہے گا میں اسے چلاتا رہوں گا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ / آبپاشی (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اگر in the next five days آج کے دن کے بعد سیشن ہوا تو اس کا جواب انشاء اللہ پانچویں دن آ جائے گا۔

جناب سپیکر: In next five days اگر محرک میرے پاس آ جائیں تو آپ کا محکمہ بھی میرے پاس آ جائے تو اس کے لئے time fix کر دوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی(جناب تنویر اسلم ملک):جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر:اگر اجلاس چلتا رہا تو پھر آپ نے اس معزز ایوان میں جواب دینا ہے اور اگر اجلاس نہ ہوا تو پھر پانچویں دن آپ کے محکمہ کے سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری 11 بجے دن اسمبلی میں میرے پاس اس کا مکمل جواب لے کر آئیں گے اور میں محرک کو بھی بلالوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ /آبپاشی(جناب تنویر اسلم ملک):جناب سپیکر! ٹھیک ہے آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔

جناب سپیکر:کسی معزز ممبر کا یا کسی visitor کا ایک پرس مجھے ملا ہے۔ وہ اپنی amount بتا کر، پرس کا رنگ بتا کر، پرس میں چیزیں بتا کر مجھ سے لے سکتا ہے۔ یہ میرے پاس امانت ہے اور جب میں مطمئن ہوں گا تو پھر ہی اسے دوں گا ویسے نہیں دوں گا۔ میں اس کا رنگ بھی چھپانے لگا ہوں تاکہ اس کا پتا نہ چل سکے۔ یہ پرس کسی خاتون کا نہیں بلکہ مرد کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!میں یہ گزارش اور request کرنا چاہتا تھا کہ دو تحاریک التوائے کار دو اہم معاملات کے حوالے سے میں نے جمع کروائی تھیں۔ ایک تو پنجاب میں آنے والے سیلاب سے متعلق تھی جس میں لاکھوں ایکڑ رقبہ برباد ہوا ہے، گھر تباہ ہوئے ہیں اور 150 سے زائد انسانی جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں۔ اب اس ایوان میں اس پر اس طرح تو بات نہیں ہو سکی تو میں نے تحریک التوائے کار دی تھی۔ اس پر میں نے یہ بات بھی کرنی تھی کہ جہاں جہاں سیلاب آیا ہے وہاں بجلی کے بلوں میں چھوٹ دی جائے اور آبیانہ معاف کیا جائے کیونکہ یہ ایوان پنجاب کا ایوان ہے اور پنجاب کے عوام کے مسائل کو represent کرتا ہے۔ اس تحریک التوائے کار کے ذریعے سے مجھے یہ مطلوب تھا کہ یہ ایوان approve کرے اور وزیراعلیٰ صاحب اور متعلقہ محکموں کو سفارش کرے کہ وہ سیلاب زدہ علاقوں کے اندر آبیانہ اور جتنی قسم کی ٹیکسیشن ہے، بشمول بجلی کے بل، اس کی rebate دی جائے۔ میں چاہتا تھا کہ اگر وہ out of turn لے لی جائے تو پورے پنجاب کے لوگوں کا بھلا ہو جائے گا اور اس حوالے سے ایک اچھی بات ہو

جائے گی۔ پنجاب اسمبلی کی طرف سے جو پنجاب کے عوام کا نمائندہ ایوان ہے، ایک اچھاmessageاس حوالے سے جائے گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب کی تحریک التوائے کار ہمارے پاس آئی ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے وہ فائل دی ہوئی ہے اور مجھے پتا چلا ہے کہ آپ کے پاس آئی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ نے کب دی تھی؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے کل صبح دی تھی۔

جناب سپیکر: چیک کر کے مجھے ابھی دو منٹ کے اندر اندر اس کاstatusبتایا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دوسری تحریک التوائے کار بھکر کے معاملے پر تھی جہاں پر23افراد کو۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کے لئےorderکر دیا ہے اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ زیب النساء اعوان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری ایکrequestہے کہ میں نے تین ایسے سرکاری افسران کی نشاندہی کی ہے جنہوں نے کرپشن کی انتہا کر دی ہے۔ جس طرح ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ ایسے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس معاملے کو لاء منسٹر صاحب کے نوٹس میں لائیں۔ ایسے بات نہیں ہو گی یا پھر تحریری طور پر کچھ لائیں۔ میں ایسےnoticeنہیں لے سکتا۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! ایک افسر جو32سال سے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! لاء منسٹر صاحب سے بات کریں اور ان کےnoticeمیں لائیں۔ لاء منسٹر ابھی تشریف نہیں رکھتے اس لئے جب وہ آئیں گے تو پھر بات کرنا یا پھر کچھ لکھ پڑھ کر لائیں۔ میرےnoticeمیں کچھ آئے گا تو پھر ہی بات ہو گی۔ ایسے نہیں اورThis is no point of orderمحترمہ! ایسے نہ کریںLet him come

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرے حلقہ کے دو دیہات 436اور 437ج ب ہیں۔ان دیہاتوں میں بائیس سال سے پانی نہیں پہنچااور جو موگہ پختہ تعمیر کیا گیا تھااس کی ناقص تعمیر کی وجہ سے۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، قانون نے آپ کو اختیارات دیئے ہیں ان اختیارات کو اگر آپ استعمال نہ کریں تو پھر میں کیا کروں؟ میرے بھائی! پوائنٹ آف آرڈر کسی بات پر ہوتا ہے آپ مہربانی کریں تحریک التوائے کار لائیں یا سوال لائیں تاکہ میں ان سے جواب لے سکوں لیکن ایسے نہ کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے تحریک التوائے کار بھی دی تھی اور سوال بھی دیا تھا میں نے دونوں کام کئے لیکن وہ دونوں ہی نہیں آئے تو پھر میرے پاس کیا حل ہے؟

جناب سپیکر: آپ مجھے بتائیں، لکھ کر لائیں اور میرے دفتر میں دے کر جائیں پھر میں اس کو دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے reject ہوا۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میں نے تحریک التوائے کار کا جواب لینا ہے اس طرح سے پھر اس کا ٹائم ختم ہو جائے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کا ٹائم اسی طرح ضائع ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! آپ تشریف رکھیں میں آپ کو ٹائم دوں گا لیکن اب تحریک التوائے کار کا وقت ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر میری بات سن لیں۔۔۔

جناب سپیکر: کلو صاحب! میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دوں گا لیکن آپ ایسے نہ کریں جب آپ کو اجازت نہیں دی تو پھر آپ نہیں بول سکتے۔ شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/13 شیخ علاؤالدین کی ہے اس کا جواب دیا جائے۔

لاہور کے تعلیمی اداروں میں دُگنا پارکنگ گنجائش کے فیصلے پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ عملدرآمد کروانے میں ناکام

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): تحریک التوائے کار نمبر17/13 جو محترم شیخ علاؤالدین نے پیش کی ہے اس کے بارے میں جواب ہے کہ لاہور شہر میں واقع سکول وکالج کو کام کرنے کی اجازت محکمہ تعلیم نے دے رکھی ہے۔ جن علاقہ جات میں تعلیمی اداروں کی وجہ سے ٹریفک میں خلل آرہا ہے ان میں سے اکثر علاقہ جات جن میں گلبرگ، سمن آباد اور ٹاؤن شپ وغیرہ ایل ڈی اے کے زیر انتظام ہیں جو محکمہ HUD اور PHA کے تحت ہیں۔ محکمہ بلدیات نے سٹی ڈسٹرکٹ کے زیر انتظام سڑکوں پر جہاں تعلیمی ادارے قائم ہیں وہاں پر ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کے لئے ٹریفک پولیس اور تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز، سیکنڈری ایلیمنٹری مردانہ وزنانہ لاہور سٹی وکینٹ کو بذریعہ چٹھی نمبری A.Q-413 مورخہ 20-06-2013 ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کا جواب بالکل غلط آیا ہے۔ سوال کچھ تھا اور جواب کچھ آیا ہے۔ یہ تو سب کو پتا ہے کہ یہ ایل ڈی اے کا ایریا ہے۔ میرا سوال یہ تھا کہ خود انہوں نے یہ کہا کہ اگر پارکنگ اتنے فٹ سے کم ہو گی تو سکول نہیں چلے گا۔ منسٹر صاحب نے اس بارے میں نہیں بتایا کہ ان علاقوں میں رہنے والوں کا حال کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میری بات سنیں۔ یہ rules صرف میرے اور آپ کے لئے ہی نہیں ہیں، یہ سب کے لئے ہیں۔ آپ نے ان کی بات سن لی ہے، آپ گورنمنٹ کے نوٹس میں لے آئے ہیں اگر اس پر گورنمنٹ ایکشن نہ لے پھر آپ اس کا جواب سوال کے ذریعے سے بھی لے سکتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر انہوں نے عمل نہیں کرنا ہے تو پھر یہ ایسے علاقوں میں commercialization کیوں کرتے ہیں؟

MR SPEAKER: I am disposing of it under rule 83(c)

اگلی تحریک التوائے کار میاں محمد اسلم اقبال کی ہے اس کا نمبر 80/13 ہے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار نمبر18/13 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بھی میری تحریک التوائے کار ہے۔ جب بھی کوئی معزز ممبر بول رہا ہو تو یہ مائیک کیوں بند کر دیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: ان کی تحریک تو آگے آئے گی اس کا نمبر80/13 ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!18/13 شیخ صاحب کی ہی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا یہ18/13 ہے۔ جی، منسٹر صاحب! اس کا جواب دیں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کا نوٹس لیں۔

جناب سپیکر: میں اس کا سختی سے نوٹس لوں گا۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): شیخ صاحب! میں نے خود بتایا تھا کہ یہ تحریک شیخ صاحب کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: نہیں، یہ زیادتی ہے۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): شیخ صاحب! یہ ہماری طرف سے تو نہیں ہے میں نے تو خود کہا ہے کہ شیخ صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر18/13 ہے۔

شیخ علاؤالدین: پہلی تحریک کا بھی جواب بالکل غلط دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، آپ آپس میں تکرار نہ کریں۔

وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): شیخ صاحب! آپ کے نزدیک وہ جواب غلط ہوگا لیکن ہمارے نزدیک غلط نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر18/13 کا جواب دیں۔

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کا پی ایم ڈی سی کی منظوری کے بغیر چلایا جانا

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ ڈینٹل سیکشن پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد ایک پبلک سیکٹر ہے اور یہ 17۔دسمبر 2008 کو بمطابق پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل قائم ہوا ہے۔ان کے regulation کے تحت اس ادارے کا PMDC سے منظور ہونا ضروری تھا۔ پرنسپل میڈیکل کالج فیصل آباد PMDC نے ڈینٹل سیکشن کی انسپکشن کے حوالے سے پنجاب گورنمنٹ کو درخواست ارسال کی جو حکومت پنجاب نے وفاقی وزارت صحت کو کارروائی کے لئے ارسال کر دی ہے۔ بعد ازاں پرنسپل PMDC نے دوبارہ حکومت پنجاب کو یادداشت مورخہ 14-08-2012 کو ارسال کی کہ ادارہ ہذا کی PMDC سے رجسٹریشن کے لئے منظوری لی جائے تاکہ طالب علموں سے final year کا امتحان بروقت لیا جا سکے۔ پنجاب حکومت نے دوبارہ PMDC کو بذریعہ مراسلہ 13۔اگست 2012 کو یادداشت ارسال کی کہ ڈینٹل سیکشن فیصل آباد کو رجسٹرڈ کیا جائے تاکہ طلباء کا مستقبل محفوظ ہو سکے۔PMDC نے بذریعہ مراسلہ مورخہ 13۔اگست 2012 کو پنجاب حکومت کو مطلع کیا کہ کالج ہذا نے باقاعدہ تفصیلی Performa ارسال نہ کیا ہے۔ حکومت پنجاب نے PMDC کا یہ مراسلہ باقاعدہ پرنسپل میڈیکل کالج فیصل آباد کو ضروری کارروائی کے لئے بھجوا دیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ اس کا جواب ہے اور اس کے جتنے annexures ہیں وہ بھی ساتھ ہیں اگر شیخ صاحب دیکھنا چاہیں تو میں ان کو دے سکتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان طلباء کا کیا بنا جن کا future at stake ہے، تین سو students اور کم از کم چھ سو parents کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کو مکمل جواب دے دیں کہ ان تین سو students کا کیا بنا ہے؟

شیخ علاؤالدین: اصل میں تو ان students کا مستقبل ہے۔

جناب سپیکر: جی، ان کے نوٹس میں بات آ گئی ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر یہ اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو اس کو pending فرمادیں ہم مزید جواب لے کر ان کو بتادیں گے۔

جناب سپیکر: آپ اس کا جواب کب دیں گے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! next session تک دے دیں گے یا جو آپ فرمائیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو next session تک pending کیا جاتا ہے۔ اس کے جواب کو ان پڑھا ہی تصور کیا جائے۔ تحریک التوائے کار نمبر 80/13 میاں محمد اسلم اقبال کی ہے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 21 کا کیا بنا جس پر جناب نے اس ایوان میں بحث کی اجازت دی ہوئی ہے۔ یہ death of the river پر تھی کہ ایک دریا کی موت۔

جناب سپیکر: یہ next session تک pending ہو چکی ہے۔ منسٹر صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 80/13 کا جواب دیں۔

فیروز پور روڈ پر مسلم ٹاؤن وحدت روڈ فلائی اوور کے غلط نقشے اور ڈیزائن کی وجہ سے موڑ کاٹتے ہوئے متعدد افراد ہلاک

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میاں محمد اسلم اقبال نے یہ تحریک مسلم ٹاؤن فلائی اوور کے بارے میں دی ہے جس کا جواب یہ ہے کہ مسلم ٹاؤن فلائی اوور اپنی افادیت کے لحاظ سے ٹریفک کے مسائل کو حل کرنے میں کامیابی کے ساتھ عام لوگوں کو سہولیات مہیا کر رہا ہے۔ یہ انجینئرنگ کے مسلمہ اصولوں کے مطابق بین الاقوامی شہرت یافتہ کمپنی نیسپاک کے ڈیزائن اور نگرانی میں تعمیر ہوا ہے۔ بعض اوقات چند ناسمجھ افراد ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تیز رفتاری سے وحدت روڈ کی طرف موٹر سائیکل چلاتے ہیں۔ مذکورہ واقعہ میں بھی تیز رفتار موٹر سائیکل سوار اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھ سکا اور حادثہ کا شکار ہو گیا حالانکہ اس سلسلے میں رہنمائی کے لئے آہستہ چلانے کے speed limit boards بھی آویزاں ہیں جن کو نظر انداز کرنا حادثے کا باعث بنتا ہے۔ پندرہ سے بیس افراد کی ہلاکت کی خبر درست نہ ہے۔ تاہم مزید احتیاط مد نظر رکھتے ہوئے وحدت

روڈ پر نیچے اترنے والے flyovers پر تین فٹ اضافی اونچا لوہے کا جنگلا لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سے وحدت روڈ کے موڑ پر تقریباً گل اونچائی چھ فٹ ہو جائے گی جس کی لمبائی 200 فٹ کے قریب ہو گی۔ اس ضمن میں مورخہ 25-06-2013 کو -/18,73900 روپے Provincial Mechanical Division کو ادا کئے جا چکے ہیں اور تقریباً تیس دنوں کے اندر اس کام کو مکمل کر لیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو۔۔۔

جناب سپیکر: گزارش ہے کہ تحریک التوائے کار پر بحث نہیں ہو سکتی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر جواب غلط آئے تو پھر بولنے کی اجازت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جو جواب غلط آئے آپ اس کا دوبارہ notice دے سکتے ہیں کہ یہ جواب انہوں نے غلط دیا ہے۔ آپ اس کا notice دیں پھر میں اس کا notice لیتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری آپ سے التجاء اور گزارش ہے کہ میں نے یہاں پر اسی سوال کے اندر ایک request کی ہوئی ہے۔ اگر اس کا بھی منسٹر صاحب جواب دے دیں تو جواب پورا ہو جائے گا اور میں بیٹھ جاؤں گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر اتنی ہلاکتیں نہیں ہوئیں، چلیں وہ بھی میں نے مان لیا، انہوں نے کہا ہے کہ وہ غلط موڑ کاٹتے ہوئے گر گیا، میں نے وہ بھی مان لیا شاید انہوں نے CCTV Cameras ادھر لگائے ہوئے ہیں اور انہیں نظر آتا ہے کہ لوگ موڑ غلط کاٹ رہے ہیں، یہ مسلمہ اصولوں کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا ہے، میں نے یہ بھی مان لیا۔

جناب سپیکر! یہ بندہ جو اوپر سے گرا ہے یہ دبئی سے چھٹیاں گزارنے کے لئے اپنے بچوں کے پاس آیا تھا۔ اپنے والدین اور خاندان کا اکلوتا بیٹا تھا۔ جس دن اپنی روزی کمانے کے لئے اس نے دبئی واپس جانا تھا اس دن اس کا accident ہوا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ حکومت ان کی کوئی مالی امداد کرے یہ انتہائی کمزور لوگ ہیں۔ میں نہیں بلکہ حکومت کا کوئی نمائندہ امداد جا کر دے آئے اور مجھ پر نہ رکھیں۔ میں صرف ان کی استدعا آپ تک پہنچا رہا ہوں آگے آپ کا فیصلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ آپ نے کہہ دیا ان کے notice میں آ گیا۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! فرمائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں میاں محمد اسلم اقبال صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر انہیں ان کے حالات سے متعلق پوری طرح آگاہی ہے اور یقیناً جب انہوں نے تحاریک التوائے کار دی ہے تو اس فیملی سے ان کا رابطہ بھی ہو گا۔ یہ ان سے وزیر اعلیٰ کے نام مالی امداد کے لئے ایک application لے کر اپنی recommendation کے ساتھ مجھے دے دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کی جو direction ہے یا جو یہ چاہتے ہیں اس کے مطابق عمل ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بالکل اسی طرح ہی جس طرح لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے میں ایک application دے دیتا ہوں۔ اس میں ہماری انا کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: کسی کی بھی انا کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! دیکھیں، ہم اس میں parameters کو follow کریں گے۔ ہم صرف ان بے چارے بے کس اور مجبور لوگوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں جن کا اکلوتا کمانے والا فیملی ممبر تھا۔

جناب سپیکر: آپ دونوں کا بہت شکریہ۔ جی، یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 132/13 ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔

واٹر مینجمنٹ (زراعت) کے پراجیکٹ گریٹر تھل کینال کے ملازمین کو مستقل کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جناب احمد خان صاحب کی تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔

گریٹر تھل کینال پراجیکٹ عرصہ پانچ سال 09-2008 تا 13-2012 کے لئے شروع کیا گیا تھا جس کی مدت 30-06-13 کو ختم ہو چکی ہے۔ اس پراجیکٹ میں تمام ملازمین کو contract پر پراجیکٹ کی مدت تک کے لئے lump sum pay package بھرتی کیا گیا تھا۔ پراجیکٹ کی مدت 30-06-13 ختم ہونے پر ان کا کنٹریکٹ ختم ہو چکا ہے۔ مزید یہ ہے کہ پراجیکٹ پنجاب میں آبپاشی زراعت کی بہتری کا منصوبہ عالمی بنک کی معاونت سے عرصہ پانچ سال کے لئے مالی سال 13-2012 سے زیر عمل ہے۔ اس منصوبہ میں حکومت پنجاب کی باقاعدہ منظوری سے بھرتی کا عمل جون

2012 میں مکمل ہو چکا ہے۔مزید برآں قانون کے مطابق پراجیکٹ ملازمین کو surplus pool میں بھی نہیں بھیجا جاسکتا۔ پراجیکٹ میں وقت کے ساتھ فنڈز کی کمی کے باعث کام محدود ہو گیا ہے اور تقریباً 600 ملازمین کام کے لحاظ سے زیادہ ہیں جن کی تعداد بتدریج کم کی جارہی ہے۔اس طرح سے جو post کسی وجہ سے خالی ہو جاتی ہے اسے abolish کر دیا جاتا ہے۔ ان میں سے کچھ ملازمین نے پنجاب ہائیکورٹ ملتان بنچ میں writ petition No. 7590/2013 میں فائل کی ہے۔ہائیکورٹ کے حکم کے مطابق سیکرٹری زراعت کو ان ملازمین کی شنوائی کے بعد تفصیلی حکم جاری کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ کچھ ملازمین نے علیحدہ بھی چیف سیکرٹری پنجاب کو درخواست دی تھی اور تمام ملازمین کی 23-08-13 کو personal hearing ہو چکی ہے اور جلد ہی تفصیلی آرڈر جاری کر دیا جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 410/13 کا جواب آگیا ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!اس کا جواب نہیں آیا۔اس کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر:کب تک pending کیا جائے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر! next session تک pending کیا جائے۔

MR SPEAKER: Yes, pending till next session.

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!اگر آپ اجازت دیں تو۔۔۔

MR SPEAKER: No, sir.

ڈاکٹر سید وسیم اختر:جناب سپیکر!وہ جو کل آپ نے سیکرٹریٹ سے کہا تھا۔۔۔

جناب سپیکر:شاہ صاحب!میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔ آپ مہربانی کریں۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 414/13 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔اس کا جواب آگیا ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!اس کو بھی pending کر دیا جائے۔

MR SPEAKER: Yes, pending till next session.

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!جی۔

جناب سپیکر:اب تحریک التوائے کار نمبر415 کے بارے میں کیا کہتے ہیں،آپ کے پاس اس کا جواب ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر! میرے پاس اس کا جواب موجود ہے۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

ویکسین کو سٹور کرنے کے لئے خریدے گئے کولڈ رومز میں سے اکثر بند ہونے کی وجہ سے ویکسین ضائع ہونے کا خدشہ

(---جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!اس کا جواب یوں ہے کہ گاوی نے (گاوی ایک coinsurance-organization ہے) جو cold rooms حکومت پاکستان کو فراہم کئے جن میں سے چودہ cold rooms یونیسف کے ذریعے پنجاب میں نصب کروائے گئے تھے جو کہ بائیر پاکستان نے نصب کئے۔ ابتداء میں چند اضلاع سے ان کی کارکردگی کے حوالے

سے کچھ شکایات موصول ہوئی تھیں جبکہ متعلقہ فرم نے درست کر دی تھیں۔اس وقت چودہ میں سے گیارہ cold rooms بالکل ٹھیک حالت میں کام کر رہے ہیں جس کی تصدیق متعلقہ EDOs Health نے بھی کی ہے۔ مورخہ 13-07-18 کو ڈی جی (ہیلتھ) آفس میں ایک میٹنگ کی گئی جس میں یونیسف اور دیگر نمائندوں نے شرکت کی اور اس میٹنگ میں صرف تین اضلاع کے نمائندوں نے cold rooms کے نقص کے بارے میں رپورٹ دی۔ بائیر پاکستان کے نمائندگان نے یہ یقین دہانی کرائی کہ ان شکایات کو دور کر دیا جائے گا۔خسرہ مہم کے دوران جو ویکسین استعمال کی گئی وہ مکمل طور پر مؤثر تھی جس کی تجدید ہر وائل پر لگے ہوئے vvm میں سے بھی ہوئی تھی۔خسرہ مہم کے بعد خسرہ کے مریضوں کی تعداد میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے اور اس کی مؤثر ہونے کی واضح دلیل یہ ہے کہ تقریباً ایک ماہ سے.There is no patient of measles at any hospital شکریہ

شیخ علاؤالدین:جناب سپیکر!یہ جو cold rooms خریدے گئے ہیں اس میں،میں نے گزارش کی تھی کہ یہ ملک میں بنتے ہیں اور میرے پاس واضح ثبوت ہیں کہ یہ اس لئے خریدے گئے ہیں کہ اس میں

کمیشن کھایا گیا ہے اور یہ defective ہیں۔ یہ ابھی خود کہتے ہیں کہ تین اضلاع کے cold rooms defective ہیں۔ تین اضلاع کی آبادی دیکھ لیں کہ کتنی ہو گی؟

جناب سپیکر: جی، اب اگر ان تین اضلاع کا ذکر یہ کریں تو پھر آپ سن لیں گے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں۔ انہوں نے جو نشاندہی کی ہے اس پر ان کی satisfaction ہونی چاہئے۔ آپ کے پاس اختیار ہے اس میں آپ انکوائری بھی کروا سکتے ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! Last Saturday میں نے اس کی میٹنگ لی تھی۔ میں اس بارے میں ان کو رپورٹ دوں گا۔ اس میں جو cold rooms خراب تھے ان کے بارے میں ہدایات جاری کی ہیں اور ان کو تین چار دن کا ٹائم دیا تھا اس بارے میں وہ رپورٹ پیش کریں گے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب کو بھی اس میٹنگ میں ضرور بلائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہم شیخ صاحب کو ضرور بلائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔

Now, we come to Adjournment Motion No. 420 that is from Sheikh Ala-ud-Din.

اس کا جواب آپ کے پاس ہے؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 420 منجانب شیخ علاؤالدین کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور / صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! ہیپاٹائٹس جیسے موذی مرض کے متعلق تحریک التوائے کار نمبر 420 شیخ علاؤالدین نے پیش کی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: ایک دفعہ اور کہہ دیں۔ (قہقہہ)

صوبہ میں ہیپاٹائٹس کے بڑھتے ہوئے مرض کو روکنے کے لئے ضروری ادویات اور انجکشن فوری مہیا کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور/صحت (جناب خلیل طاہر سندھو): یہ تحریک التوائے کار قابل ستائش ہے اس وقت حکومت اس مرض پر قابو پانے کے لئے درج ذیل اقدامات کر رہی ہے۔ صوبہ کے تمام ٹیچنگ اور ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں ہم نے ہیپاٹائٹس سنٹرز قائم کئے ہیں جہاں پر مستحق مریضوں کو مفت ٹیسٹوں کی سہولت کے علاوہ مفت علاج فراہم کیا جاتا ہے۔ ہیپاٹائٹس جیسے متعدی مرض سے مناسب احتیاط اپنا کر اس سے بخوبی بچا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس پر شعوری مہم مختلف channels اور مختلف طریقوں جیسا کہ walks وغیرہ کے ذریعے چلائی جا رہی ہے۔ بنیادی مراکز صحت اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں بھی ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو متعلقہ ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتالوں میں refer کیا جاتا ہے تاکہ ان کا علاج کیا جا سکے۔ پرائیویٹ ڈاکٹروں سے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے متعلق معلومات بھی ابھی حاصل کرنا شروع نہیں ہوئیں جس کے لئے ضلعی افسران صحت کو ہدایات جاری فرما دی گئی ہیں۔ صوبہ بھر میں اندازے کے مطابق 60 سے 70 لاکھ ہیپاٹائٹس سے متاثرہ لوگ ہیں جن پر اوسطاً 30 ہزار روپے خرچ آتا ہے تمام مریضوں کو مفت علاج فراہم کرنا ممکن نہیں اس لئے مستحق مریضوں کو مفت علاج کا شعور و آگہی، تاہم انسپکشن کنٹرول کی حفاظت کی حکمت عملی بنائی گئی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، آپ مطمئن ہیں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟ محترم وزیر صاحب نے ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی جو اتنی rosy picture پیش کی ہے، کیا آپ اس سے مطمئن ہیں؟ ہیپاٹائٹس کے مریضوں کا جو حال ہے، جس طریقے سے ان کو deal کیا جا رہا ہے، بہت کم مریضوں کو دوائی دی جا رہی ہے جب تک باقاعدہ request نہ کی جائے آدمی نہ بھیجا جائے، یہ مرض ایسا ہے جس کو بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب اس کا جواب بھی آ گیا ہے، سب نے سُن بھی لیا ہے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر صوبائی اسمبلی سندھ کا 17 معزز ممبران پر مشتمل وفد مہمانوں کی گیلری میں آیا)

جی، میں معزز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ جناب فیاض احمد بھٹ leader of delegation کے ہمراہ 17 معزز ممبران سندھ اسمبلی ایوان میں تشریف لائے ہیں انہیں ہم سب خوش آمدید کہتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اذانِ ظہر)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون وپارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں گیلری میں موجود صوبائی اسمبلی سندھ کے معزز ممبران اسمبلی کو اپنی جانب سے اور اس ایوان کی جانب سے خوش آمدید کہتا ہوں اور اس مرحلہ پر PILDAT کے سربراہ احمد بلال محبوب جنہوں نے اس tour کو initiate کیا، facilitate کیا انہیں بھی اس عمل پر appreciate کرتا ہوں ان کا یہ initiative واقعی پاکستان دوست initiative ہے۔اس کو حکومتی سطح پر لیا جانا چاہئے تھا لیکن بہرحال کچھ کام گورنمنٹ سے ہٹ کر بھی کئے جائیں تو ان میں اپنا ایک سجاؤ اور بہتری ہوتی ہے۔PILDAT نے ہمیشہ legislature اور ممبران اسمبلی کی education, guidance and assistance کے طور پر گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور انہوں نے یہ جو initiative لیا ہے اس سے ہمارے چاروں صوبوں کے معزز ممبران اسمبلی کو ایک دوسرے کے ساتھ مل بیٹھنے ،ایک دوسرے کو سمجھنے،ایک دوسرے کے مسائل کو اُن کی نظر سے دیکھنے کا موقع ملے گا۔اس سے بہت بہتر understanding پیدا ہوگی اور اس سے معاملات کو بہتر انداز میں سمجھنے اور اپنے اپنے صوبہ میں وہاں پر متعلقہ حکومتوں اور دوسرے اداروں کو ان معاملات سے متعلق ان کی جو approach ہے اس کو بہتر کرنے کا موقع ملے گا۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ practice نہ صرف اس دفعہ،پہلی مرتبہ سندھ اسمبلی سے یہ ہمارے دوست، ہمارے بھائی اور ہماری بہنیں تشریف لائے ہیں بلکہ باقی صوبوں کے لوگ بھی یہاں آئیں گے اور پنجاب اسمبلی سے بھی وفود یقیناً دوسرے صوبوں اور سندھ میں جائیں گے۔آج صبح جب وزیراعلیٰ پنجاب نے اس معزز وفد سے ملاقات کی تو وہاں پر ہمارے ان بھائیوں اور بہنوں نے بڑی بے لاگ باتیں کیں۔ایک تو میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ بات رکھنا چاہوں گا کہ ہر معزز ممبر کی بات میں پاکستانیت اور پاکستان سے محبت ایک ایک لفظ میں رچی بسی تھی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جو کہ اس ملک کے لئے بہت ہی خوش آئند ہے۔انہوں نے کچھ گلے بھی کئے،انہوں نے اپنی کچھ apprehensionsکا بھی ذکر کیا جو کہ ہمیں وہاں پر بیٹھ کر سُننے کا موقع ملا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ممبران کے درمیان اس قسم کے sessionsہونے چاہئیں تا کہ ایک دوسرے کے خیالات کا پتا چلے۔انہوں نے خاص طور پر کالا باغ ڈیم کے حوالے سے ذکر کیا اور ان کے خیال میں کالا باغ ڈیم ایک ایسا منصوبہ ہے جس کو وہ سمجھتے ہیں کہ سندھ کی اکانومی یا سندھ میں جو پانی ہے اس میں کمی واقع ہونے کا سبب بنے گا اور ان کے الفاظ میں یہ apprehension بھی تھی کہ شاید کالا باغ ڈیم سے متعلق ہمارا مؤقف otherwise ہے۔ میں اپنے ان بھائیوں کو یہ یقین دلاتا ہوں اور ان سے یہ بھی عرض کروں گا کہ وہ ہمارا یہ messageوہاں پر لے کر جائیں کہ ہم کالا باغ ڈیم کو ضروری سمجھتے ہیں لیکن پاکستان سے زیادہ ضروری نہیں سمجھتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ہم سمجھتے ہیں کہ اس معزز ایوان نے کالا باغ ڈیم سے متعلق تین قرار دادیں پاس کی ہیں لیکن ان میں سے کسی قرار داد میں بھی یہ نہیں کہا کہ کالا باغ ڈیم قومی اتفاق رائے کے بغیر بنایا جائے بلکہ ہر قرار داد میں وفاقی حکومت سے یہ سفارش کی گئی ہے کہ کالا باغ ڈیم بنانے کے لئے قومی اتفاق رائے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔اس حصہ میں ٹھیک ہے،یہ ایک ٹیکنیکل بات ہے۔ایک مؤقف یہ ہے کہ کالا باغ ڈیم بننے سے پانی کے ذخائر میں اضافہ ہو گا۔ سیلاب کی جو تباہ کاریاں ہیں ان میں کمی ہو گی اور ہم جو سارا سال پانی کی بوند بوند کو ترستے ہیں تو اس کے لئے ہمیں ایک بہت بڑا ذخیرہ میسر آ جائے گا،دوسرا نقطہ نظر اس کے بر خلاف ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں نقطہ ہائے نظر پر tableپر بیٹھ کر بات ہونی چاہئے۔ جب ہم اپنے ان بھائیوں کو اس بات کی یقین دہانی کرواتے ہیں کہ آپ کی مرضی اور آپ کو on boardلئے بغیر آپ کے اوپر کوئی بات enforceنہیں کی جائے گی،پھر یہ گزارش،یہ استدعا ہماری ان بھائیوں کو بھی قبول کر لینی چاہئے کہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر اس مسئلہ پر بات کریں اور اس بات میں اگر کوئی consensusہو جائے،اس کا کوئی حل نکل آئے تو یہی وہ national consensusہے جسے ہمیں نہ صرف پانی کے مسئلہ پر،انرجی کے اوپر، گیس کے اوپر،دہشت گردی کے اوپر بھی پیدا کرنا ہے،یہ national consensusہی دراصل اس وقت اس ملک کی اور اس قوم کی ضرورت ہے۔ اس national consensusکو پیدا کرنے سے ہی ہم ان مسائل پر عبور حاصل کر سکتے ہیں اور ان مسائل کے اوپر قابو پا سکتے ہیں۔National consensusاسی وقت پیدا ہو گا جب ہم آپس میں باہم بیٹھیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں PILDATکا بھی اور ہمارے یہ بھائی of courseجنہوں نے

ٹائم نکالا اور وہ یہاں پر تشریف لے کر آئے، National consensus کو حاصل کرنے کی یہ ایک بہت ہی بنیادی اور بہت ہی بہترین کوشش ہے۔ ہم اس کو welcome کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں اس tour کے جو منتظمین احمد بلال محبوب ہیں، ان سے یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے بہت مختصر ٹائم رکھا، کل یہ ہمارے مہمان بہن بھائی تشریف لائے ہیں اور شاید کل صبح انہوں نے واپس جانا ہے۔ میں نے ان سے یہ گزارش کی ہے کہ جب وہ دوبارہ پنجاب میں کسی دوسرے صوبے سے یا پنجاب سے کسی دوسرے صوبے میں visit arrange کریں تو آنے اور جانے والا دن نکال کر کم از کم three clear days رکھیں تاکہ ہمیں زیادہ سے زیادہ بیٹھنے کا، زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے کو سمجھنے کا اور زیادہ سے زیادہ گفتگو کرنے کا موقع مل سکے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: اپوزیشن کی طرف سے جناب سبطین صاحب بات کریں گے۔

جناب محمد سبطین خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے ہمیں بھی اظہار رائے کے لئے ٹائم دیا۔ سب سے پہلے تو میں ان دوستوں کو یہاں joint opposition کی طرف سے welcome کہوں گا جس میں پی ٹی آئی، پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان مسلم لیگ (ق) اور جماعت اسلامی بھی شامل ہے۔ میں اپنے ان معزز دوستوں اور بھائیوں کو welcome کہوں گا کہ یہ ہمارے پاس پنجاب، لاہور میں تشریف لائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں PILDAT کے بلال محبوب کے حوالے سے کروں گا، ان کا میں تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں ان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے ایک بہت important issue پر initiative لیا ہے۔ یہ ایک national interest کا issue ہے، اس میں ہماری Provincial harmony and Provincial understanding اور صوبائی سطح پر ایک دوسرے کو بہتر جاننے کے لئے، آج مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جن مشکل حالات سے ہمارا ملک گزر رہا ہے، اس وقت پنجاب کا اپنا point of view ہے، سندھ کا اپنا point of view ہے، خیبر پختونخواہ کا اپنا point of view ہے، اس کے علاوہ بلوچستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ جانتے ہیں۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن اس وقت PILDAT جو کام کر رہا ہے میری تو یہ خواہش تھی کہ یہ initiative پنجاب حکومت کو being an elder brother لینا چاہئے تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

پنجاب حکومت کی بجائے یہ initiative انہوں نے لیا تو ہم ان کے بھی مشکور ہیں because it is a good initiative. اور جو بھی کوئی اچھا کام کرے اس کی تعریف ہونی چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے یہ respectable بھائی اور دوست پنجاب میں آئیں گے، پنجاب کے جو ہمارے respectable معزز ممبران ہیں وہ سندھ میں جائیں گے، بلوچستان میں جائیں گے، خیبر پختونخواہ میں جائیں گے، اسی طرح اُدھر کے دوست اِدھر آئیں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ We are Pakistanis, we are one nation. ہماری Federation پاکستان ہے۔ پاکستان کے بعد ہم پنجابی، سندھی، بلوچی یا پٹھان ہیں۔ اس وقت میری یہ رائے ہے کہ ہمیں اس چیز پر emphasis کرنا چاہئے کہ ہماری Federation مظبوط ہو اور اگر خدانخواستہ، خدانخواستہ ہماری Federation کو کوئی خطرات ہیں تو اسی قسم کے delegations سے ہماری misunderstandings دور ہوں گی اور ہمارے درمیان understanding زیادہ develop ہو گی اور ہمارے درمیان بہترین working relationship ہو گی۔ اس کے علاوہ ہمارے وزیر قانون راناثناء اللہ خان نے کالا باغ ڈیم کے بارے میں جو کچھ کہا، میں بھی ان کی اس بات کو endorse کروں گا، میں ان کی اس بات سے قطعی اختلاف نہیں کروں گا۔ میں پھر اسی بات پر آ رہا ہوں۔۔۔

MR SPEAKER: We are Pakistanis.

جناب محمد سبطین خان: جناب والا! کچھ چیزیں ایسی ہیں جو پاکستان کے لئے بہت ضروری ہیں but not on the cost of Pakistan. پاکستان کی سالمیت کے cause پر ہمیں وہ کام نہیں کرنے چاہئیں۔ میری پھر یہی تجویز ہو گی کہ Punjab being the elder brother اس کو initiate کرنا چاہئے اور جو ہمارے باقی تین صوبے ہیں ان کو بھی confidence میں لیا جائے، ان کو بھی اعتماد میں لیا جائے اور جب تک ان کی misunderstandings ختم نہ ہو جائیں، ان کو پہلے پوری طرح سے satisfy کیا جائے اور satisfy کرنے کے بعد پھر ہمارے جو national issues ہیں ان کو start کیا جائے۔ میں، آخر میں پھر اپنے ان دوستوں کو، ان بھائیوں کو welcome کروں گا اور اپنی joint opposition کی طرف سے welcome کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایوان کی طرف سے بھی welcome کر رہے ہیں؟

جناب محمد سبطین خان: جناب والا! میں ان دوستوں کو پورے ایوان کی طرف سے welcome کرتا ہوں۔ آپ کا بھی شکریہ کہ آپ نے اس موقع پر ہمیں بھی اظہار خیال کا موقع عنایت فرمایا۔

Thank you very much Mr. Speaker and I welcome all of you.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میں بھی اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: آپ کے behalf پر ادھر سے بات ہو گئی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی چھوٹی سی گزارش کرنا چاہوں گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب والا! کسی خاتون کو بھی بات کرنے کا موقع فراہم کریں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے اس حوالے سے بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔

جناب سپیکر: اب سرکاری کارروائی کا وقت شروع ہونے والا ہے، آپ مہربانی فرمائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! میں صرف دو فقروں میں اپنی بات ختم کردوں گا۔ پارلیمانی لیڈر جماعت اسلامی کی حیثیت سے میں جو دوست صوبہ سندھ سے تشریف لائے ہیں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں اور اس کاوش پر میں PILDAT کو بھی تحسین کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ اس موقع پر جبکہ سیلاب کی تباہ کاریوں نے پنجاب میں بھی کافی تباہی مچائی ہے اور صوبہ سندھ بھی اس سے متاثر ہو رہا ہے۔ محترم وزیر قانون نے بہت خوبصورت طریقے سے ایک اہم مسئلہ کو یہاں پر پیش کیا ہے اور یقیناً اس طرح کی باتوں کو آپس میں سمجھنے کا یہی موقع ہے اور اس حوالے سے بھی کہ اس وقت پاکستان کا دشمن اس طرح کے اختلافات اٹھا کر، صوبائیت، برادری ازم اور مذہب کی بنیاد پر تفاریق پیدا کر کے ہمیں کمزور کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح کے اقدامات بہت قابل قدر ہیں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب والا! خواتین کو بھی اس پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب والا! میں نے بھی آپ سے گزارش کی تھی۔

مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب مصدرہ 2013

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی، تشریف رکھیں۔اب ہم مسودہ قانون (ترمیم) پولیس آرڈر پنجاب 2013 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2013) کو take up کرتے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میرے پیارے بھائی! جب سپیکر بول رہا ہو تو اس کو interrupt نہیں کیا جاتا۔آپ اس وقت تشریف رکھیں، میں بعد میں آپ کی بات سنوں گا۔

It was introduced on 26th of July 2013 and the report was laid down on 21st August 2013. Let's start.

یہ میں آپ کے نام لے رہا ہوں۔ First reading starts now. وزیر صاحب! آپ بل move کریں۔

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Police Order (Amendment) Bill 2013 (Bill No. 9 of 2013), as recommended by the Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Police Order (Amendment) Bill 2013 (Bill No. 9 of 2013), as recommended by the Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Raas, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar,

Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Ms Jayeda Khalid Khan, Qazi Ahmed Saeed, Mrs Faiza Ahmed Malik, Sardar Shahabuddin Khan and Dr Syed Waseem Akhtar. Who is to move it now?

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I move

> "That the Punjab Police Order (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No. 1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 20th September 2013."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Police Order (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No. 1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 20th September 2013."

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی.opposed ڈاکٹر صاحب! آپ بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے کہ اس وقت کرپشن ایک ایسا معاملہ ہے جو ہمارے ہر ادارے کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے، اس حوالے سے پبلک کو بہت ساری مشکلات کا سامنا ہے۔ ایک ایک ڈیپارٹمنٹ کو لیتے جائیں تو کرپشن کی اتنی اتنی جہتیں ہیں جن کی تحقیق بھی ایک بہت بڑا مرحلہ ہے لیکن محکمہ پولیس کے over the years جو حالات بن گئے ہیں۔ میں تیسری دفعہ ایوان کے اندر آیا ہوں مجھے یاد ہے کہ جب میں 1990 سے 1993 کے اندر صوبائی اسمبلی کا ممبر تھا اگر اس زمانے میں

اپنے ضلع کے اندر ایس ایس پی، ڈی آئی جی یا یہاں آئی جی صاحب سے بات کرتے کہ کرپشن ہے اور یہ انسپکٹر یا پولیس کا یہ اہلکار کرپشن کر رہا ہے تو یقین کریں کہ وہ ڈائری نکال لیتے تھے اور کاغذ پر لکھتے تھے کہ ایک معزز ممبر صوبائی اسمبلی نے اس انسپکٹر کے حوالے سے یہ بات کی ہے اور اسے note کر کے اسے چیک کرنے کی کوشش کرتے تھے لیکن اب جو decoy ہوا ہے اور جو گرے ہیں کہ اگر اب اس طرح کی کوئی چیز ان کے سامنے لائی جاتی ہے تو وہ مختلف قسم کی دلیلیں گھڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً میں نے ایک سینئر پولیس افسر کو اس حوالے سے بات کی کہ جناب یہ حالات ہیں، پولیس پہلے تو ملزم سے وصولی کرنے کی کوشش کرتی تھی لیکن اب چٹی لینے، کمانے اور ناجائز مالی مراعات لینے کے لئے الٹی چھری سے مدعی اور ملزم کو ایک ہی جگہ پر رکھتی ہے اور جہاں سے زیادہ پیسا مل جاتا ہے انصاف کا قلم اس طرف مڑنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کے نتیجے کے اندر مقدمے کا ستیاناس ہو جاتا ہے تو اس نے کہا کہ اس ملک کے بارے میں آپ کیا کہہ سکتے ہیں کہ جب مسجدوں کے اندر رکھے ہوئے ٹھنڈے پانی کے کولروں کو زنجیر لگا دیتے ہیں کہ چوری نہ ہو جائے وہاں تو پبلک ہوتی ہے پولیس تو نہیں ہوتی اور جب یہ حالات بن گئے ہیں تو جب پورا معاشرہ ٹھیک ہو گا تو پھر یہ پولیس بھی ٹھیک ہو جائے گی۔ اب یہ اس طرح کی دلیلیں دیتے ہیں۔ میں دو تین ہفتے پہلے موجودہ آئی جی خان بیگ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دردمندانہ عرض کیا کہ لگتا یہ ہے کہ افسران بھی معاملے کی اصلاح کے حوالے سے ہتھیار پھینک گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں آپ پر allegation نہیں لگاتا آپ کو تو ابھی جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں چارج لئے اور سال ڈیڑھ سال بعد آپ نے ریٹائر ہو جانا ہے لیکن میں نے ان سے کہا کہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ جتنا بھی پیریڈ پولیس کے محکمے کی کمانڈ کریں گے اس کی جوابدہی آپ سے اللہ نے کرنی ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ محکمہ اتنا rusty ہو گیا ہے اور یہ بالکل تباہی کے دہانے پر ہے اس محکمے کے اندر اصلاح کی جتنی بھی کوششیں ہوں وہ چند روز بعد پھر اسی طرح گاڑی چلنا شروع ہو جاتی ہے۔ میں نام نہیں لیتا CPO میں ایک سینئر پولیس افسر تھے ان سے یاد اللہ تھی تو میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور میں نے اسی حوالے سے ان سے بات کی تو مجھے کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب آپ میرے ساتھ چائے پی رہے ہیں میں بھی اٹھارہ سال کی سروس کر کے اس رینک پر پہنچا ہوا ہوں میں دیانتداری سے۔۔۔

جناب سپیکر: جائے پر نہ جائیں بلکہ ترمیم پر آئیں۔ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آخری بات کر رہا ہوں۔ وہ کہنے لگے کہ ڈاکٹر صاحب میں آپ کو یہ بتاؤں کہ یہ محکمہ ٹھیک نہیں ہو سکتا آپ سپاہی سے لے کر آئی جی تک یک جنبش قلم پورا محکمہ ختم کر دیں پانچ چھ ماہ کے لئے پنجاب کے اندر کوئی اتنا نقصان نہیں ہوگا اور لوگ اپنے آپ کو سنبھال لیں گے۔ نئی فورس پیدا کریں، اس فورس کو pays اچھی دیں ان کے ڈیوٹی ٹائم درست کریں۔ پولیس کے لوگوں کے ساتھ duty hours میں بھی زیادتی ہوتی ہے۔ بہت ساری چیزیں اس طرح کی ملی جلی ہوئی ہیں جس کے نتیجے کے اندر سارا معاملہ خراب ہے۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہر قانون سے پبلک effect ہوتی ہے۔ یہ بہت ہی مناسب ہوگا کہ اس حوالے سے پوری amendments کو اخبار میں دیا جائے، لوگ اس پر input دیں تاکہ اس کے نتیجے کے اندر اس حوالے سے کوئی بہتر قانون سازی ممکن ہو سکے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ Anybody from your side?

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ محکمہ پولیس جس کا کام اس معاشرے کے لوگوں کے جان و مال کو تحفظ دینا ہے اور قانون سازی کے باوجود جس طرح بے لگام ہو گیا ہوا ہے، دارالامان جنہیں ہم تھانے کہتے ہیں وہاں جو کچھ ہو رہا ہے میرا خیال ہے کہ ہمیں زیادہ explain کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جو اس بل کو عوام کے سامنے مشتہر کرنے کا کہہ رہے ہیں اور ہم کہہ رہے ہیں کہ یہ بل پاس ہونے سے پہلے پاکستان کے عام شہریوں کو پتا چلے کہ ہم جو قانون سازی کرنے جا رہے ہیں اس میں عوام کے ساتھ جو پولیس کا روّیہ ہے، جو برتاؤ ہے اس میں بہتری آئے گی یا وہ مزید خراب ہوگا۔ پولیس ایک واحد محکمہ ہے جس کے روّیے سے کوئی بھی مطمئن نہیں ہے۔ میرا نہیں خیال کہ پاکستان کا کوئی شہری کہے کہ میں پولیس کے روّیے سے مطمئن ہوں اور ہماری پولیس بہت اچھی ہے۔ ہم سب کو اس چیز کا پتا ہے کہ ان کا روّیہ، ان کا کردار، لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر وہ کتنا اچھی طرح کام کرتے ہیں اور باقی معاملات پر کتنا اچھی طرح کام کرتے ہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ اگر ہم یہ بل قانون سازی سے پہلے عوام کے سامنے لائیں گے تو اس میں ہمیں عوام کی طرف سے feedback ملے گی گو کہ ہم عوامی نمائندے ہیں لیکن جب یہ قانون عوام کے سامنے جائے گا اور وہ اسے دیکھیں گے اور اس پر جو feedback آئے گی تو وہ ہماری بڑی مدد کرے گی۔ اس ایوان اور اس کے معزز ممبران کی بڑی مدد کرے گی کہ یہ اس بل کو مزید بہتر کر کے قانون کا حصہ بنائیں اور پولیس کے روّیے میں، ان کے کردار میں اور ان کے جو فرائض ہیں ان میں بہتری آئے نہ کہ پہلے سے زیادہ عوام کو پولیس کے رحم و کرم پر

چھوڑ دیں۔ان کے صوابدیدی اختیارات بڑھا دیں یا جو بھی investigation کے متعلق ہے یا جنرل ہے اسے change کرنے سے پہلے بہت ضروری ہے کہ یہ قانون عام آدمی تک جائے اور اس کی feedback ہمیں ملے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: شکریہ۔جناب سپیکر! میں بھی اس میں یہی بات کروں گی کہ اس قانون کی تشہیر کی جائے اسے اخبار میں مشتہر کیا جائے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا تعلق direct عوام سے ہے، عوام کو جو تھانوں سے مسئلے مسائل ہیں اور عوام جو روزمرہ مشکلات face کرتے ہیں میں خاص طور پر خواتین کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہوں گی کہ تھانے کچہری کے جو قوانین اور سسٹم ہے اس سے سب سے زیادہ تکلیف عام عوام کو ہے جبکہ ہم اس محکمے کو سب سے زیادہ allocate funds کرتے ہیں لیکن اگر ان کی کارکردگی کو دیکھیں تو وہ دن بدن نیچے جا رہی ہے جرائم بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور چند ایک جرائم کی میں خود چشم دید گواہ ہوں کہ پولیس خود ملوث ہوتی ہے۔پولیس بے لگام ہے اور اس میں پولیس کے نچلی سطح کے لوگ involve ہیں اور اوپر والے آفیسر ان کے خلاف action لینے کی بجائے انہیں protect کرتے ہیں اس لئے بہت ضروری ہے کہ ایسے قوانین جو تبدیلی کا باعث ہیں جن سے ہم عوام کو more comfortable کر سکتے ہیں، comfort دے سکتے ہیں کہ انہیں اس ادارے سے کیا مسائل ہیں؟ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کو اخبار میں مشتہر کر کے عوام کی رائے لیں کہ ان کو پولیس کے محکمے سے یا اس ادارے سے کیا مشکلات ہیں کیا مسائل ہیں اور انہیں note down کر کے اس میں شامل کیا جائے۔قوانین عوام کو relief دینے کے لئے ہوتے ہیں، ان کی بھلائی کے لئے ہوتے ہیں، ان کے فائدے کے لئے ہوتے ہیں نہ کہ ان پر مصیبت لانے کے لئے۔یہاں پر افسران جو قوانین بناتے ہیں وہ ان مسائل سے دوچار نہیں ہوتے۔جو لوگ ان قوانین کا سامنا کرتے ہیں ان کو face کرتے ہیں ان کے circumstances کو face کرتے ہیں ان کی رائے شامل ہونا بہت ضروری ہے۔

That's all thank you.

MR SPEAKER: Anybody from this side now?

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا ان کی بات سن لیں۔ جی، محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں آپ کی بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے خود ہی موقع لیا ہے میں نے تو نہیں دیا۔ (قہقہے)

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں Police Order (Amendment) Bill 2013 کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں اور اس وقت یہی زیر بحث ہے۔ ہم نے اپنی ترمیم میں یہ کہا ہے کہ اس Bill کو for the purpose of eliciting opinion circulate کیا جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ Police Order Bill 2013 بہت ہی اہم ہے کیونکہ اس کا تعلق براہ راست عوام کے ساتھ ہے اس لئے یہ بہت ضروری ہے کہ اس Bill کو مشتہر کریں، لوگوں تک پہنچائیں تاکہ ان کی آراء لی جائیں اور پھر اس کو منظور کیا جائے۔ پولیس کسی بھی ملک میں اس لئے رکھی جاتی ہے تاکہ وہ لوگوں کو تحفظ فراہم کرے اور ان کی محافظ بنے لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ پولیس لوگوں کو تحفظ دینے کی بجائے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ پرانے وقتوں میں بچوں کو یہ کہہ کر ڈرایا جاتا تھا کہ ڈاکو یا چور آ گیا لیکن آج کل بچوں کو یہ کہہ کر ڈرایا جاتا ہے کہ پولیس والا آ گیا اور بچے ڈر جاتے ہیں یعنی ہمارے ملک پاکستان میں پولیس کے حوالے سے یہ حالات ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! جب میں اس اسمبلی میں آئی تو مجھے دو تین افسران نے فون کیا کہ میڈم آپ کو ایک محافظ رکھنے کی اجازت ہے لیکن مجھے تو اس بات سے ہی گھبراہٹ ہوتی ہے کہ کوئی محافظ میرے ساتھ ہو۔ سلمان تاثیر کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ اس کے اپنے ہی محافظ نے اسے مار ڈالا۔ میں سمجھتی ہوں کہ پولیس ایک بہت ہی اہم محکمہ ہے۔ ہم جتنے مرضی قوانین بنا لیں لیکن جب تک پولیس والوں کی proper training نہیں کی جاتی، ان کو زبان دانی اور mannerism کے حوالے سے مناسب تعلیم نہیں دی جاتی اس وقت تک حالات بہتر نہیں ہو سکتے۔ یہ پولیس والے بہت بُری زبان بولتے ہیں۔ یہ خواتین کے ساتھ بھی بُری طرح سے بات کرتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی پولیس کی proper training کریں۔ اس حوالے سے لوگوں کی طرف سے جو inputs آئیں گی انہیں اس قانون کا حصہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میں Clause 2 کے اوپر بھی بات کرنا چاہوں گی۔اس میں departmental promotion کی بات کی گئی ہے، یہ بڑی اچھی بات ہے اور میں اس کو سراہتی ہوں۔اس میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی انسپکٹر یا سب انسپکٹر گریجویٹ یا اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے تو اسے merit کی بنیاد پر promotion دی جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت اچھا اقدام ہے لیکن میں چاہوں گی کہ اس کو پچیس فیصد سے بڑھا کر پچاس فیصد کر دیا جائے تاکہ محکمہ پولیس میں departmental promotions زیادہ سے زیادہ ہو سکیں۔

جناب سپیکر! ایک اور بات کرنا بہت ضروری ہے کہ ہمارے پولیس افسران کے attitudes بہت ہی خراب ہیں اور وہ بہت بد تمیزی سے بولتے ہیں۔انہیں ایسی کوئی training اور نہ ہی قوانین کا علم ہے۔ابھی کچھ دن پہلے ہمارے ایم پی اے صاحبان کے ساتھ پولیس نے کتنی بد تمیزی کا روّیہ اپنایا اور ان کے ساتھ انتہائی غیر اخلاقی زبان استعمال کی گئی۔یہاں تک کہ ہماری خواتین ایم پی اے کو فون کرنے کی اجازت بھی نہیں دی گئی حالانکہ یہ قانون کے تحت اجازت ہے کہ کوئی شخص گرفتار ہونے پر اپنے گھر والوں کو فون کر کے اطلاع کر سکتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یا تو ہماری پولیس کو اس بات کا علم نہیں یا پھر انہیں اُوپر سے ایسا کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ لہٰذا ہماری پولیس کی proper training کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں تاکہ انہیں ان سب باتوں کا علم ہو سکے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اپنی ترمیم کے بارے میں بات کریں۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں اپنی ترمیم کے حوالے سے ہی بات کر رہی ہوں۔آخر میں یہ کہوں گی کہ پولیس افسروں کے duty hours کو کم کیا جائے کیونکہ ان کی بہت لمبی لمبی ڈیوٹی ہوتی ہے۔اسی طرح ان کی تنخواہیں بھی مناسب ہوں تاکہ corruption کو روکا جا سکے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! جس طرح ابھی میری بہنوں نے ذکر کیا ہے کہ پولیس کا روّیہ عوام کے ساتھ بہت غیر مناسب ہوتا ہے۔اس روّیہ کو بہتر بنانے اور پولیس کی تربیت کے لئے کوئی اقدامات نہیں کئے جا رہے۔اس کے ساتھ ساتھ ہم قانونی طور پر ایک ضروری چیز کو miss کر رہے ہیں اور میں اس کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔Punjab Police Order میں District Public Safety Commission کا باب نمبر5 ہے۔اس کے سیکشن 37تا48 اور کسی حد تک Local Government Bill 2001 کے باب نمبر6 اور سیکشن 49تا 60 میں

District Public Safety Commission اور Capital District Safety Commission کی دفعات موجود تھیں جبکہ موجودہ Local Government Bill 2013 میں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ آپ کیا پڑھ رہی ہیں اور کس بارے میں بات کر رہی ہیں؟

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں اپنی بات کی وضاحت کے لئے یہ حوالہ دے رہی ہوں اور یہ قابل توجہ چیز ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں۔ میں نے آپ سے appeal کی ہے کہ اپنی ترمیم کے اندر رہتے ہوئے بات کریں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں اس کو general discussion میں لے کر آ رہی ہوں۔ یہ واقعی ایک ایسی چیز ہے کہ جس کو ہم ignore کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میری بہن! general discussion کے لئے آپ کو پھر وقت مل جائے گا۔ اس وقت آپ اپنی ترمیم کے اندر رہ کر بات کریں اور آپ نے اس scope سے باہر نہیں جانا۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! مجھے اجازت دے دیں تاکہ میں اس پر کچھ بات کر سکوں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی ترمیم پر بات کر سکتی ہیں۔ آپ نے تو general discussion شروع کر دی ہے۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! ایک بہت ہی ضروری point جس کو Local Government Bill 2013 میں موجود ہونا چاہئے تھا اور اسی کے تحت اس ordinance کی تشکیل ہونی تھی جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہ رہی تھی۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ Punjab Police Order(Amendment)Bill 2013 ہے جبکہ آپ Local Government Bill 2013 کے حوالے سے بات کر رہی ہیں۔

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں Safety Commission کی بات کر رہی تھی جس کی Police Order میں provision موجود ہے۔ میں Local Government Bill کے بارے میں بات نہیں کر رہی۔ اس میں Safety Commission کی provision کے تحت

elected persons ممبر بنتے ہیں یعنی ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر یا یونین ناظمین elect ہو کر اس کے ممبر بنیں گے۔

جناب سپیکر: مراد راس صاحب! آپ ذرا بہن کو بتادیں، سمجھادیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر محترمہ دو منٹ بات کرنا چاہ رہی ہیں تو ان کو بات کرنے دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا چاہ رہا ہوں۔ Rules of Procedure of the Provincial Assembly کے سیکشن۔96 کے مطابق Motion to be made by the Member Incharge. ہے ابھی ہم اس discussion پر جو بات کر رہے ہیں جس پر ہم نے اپنی amendments دی ہیں۔ اگر اس سیکشن۔96 کا سب سیکشن (D) دیکھیں تو اس کے اندر ہے That is to be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon. یعنی کہ جنہوں نے amendments دی ہیں اُس کے علاوہ پورے ایوان کے لئے یہ open ہے کہ ہر بندہ اس discussion میں حصہ لے سکتا ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ ایک بات تو یہ آجاتی ہے کہ جنہوں نے amendments دی ہیں وہ اس میں حصہ لیں۔ ٹھیک ہے ہم اس discussion میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس کی چار چیزیں ہیں جن میں سے پہلی یہ ہے That is to be taken into consideration at once. وہ کر لیا جائے۔ دوسری ہے That is to be taken into consideration on a date to be fixed forthwith. تیسری ہے That is to be referred to a Select Committee. اس میں آگیا ہے کہ اس کو Select Committee کو refer کر دیا جائے۔ بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ پورا ایوان اس discussion میں participate کر سکتا ہے۔ اس کا Section-4(d) کہتا ہے تو اس کو صرف انہی ممبران تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اس میں پورا ایوان اپنی participation کرے تو میری گزارش ہو گی کہ ہم صرف ان ناموں کے اوپر focus کر کے اپوزیشن کو کہہ دیتے ہیں کہ آپ اس پر بولیں۔

جناب سپیکر: گزارش یہ ہے کہ آپ کو یہ اختیار ہے کہ آپ کوئی بھی amendment دے سکتے ہیں۔

Definition of Member Incharge is: In the case of Govt. Bill, a Minister or a Parliamentary Secretary acting on behalf of the Government and in the case of Private

Member Bill, the member who has introduced it or any other member authorized by him.

آپ اس کو اپنی favour میں نہیں پڑھ رہے بلکہ اپنے against پڑھ رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میاں محمد اسلم اقبال نے جو سیکشن (d)96 کا ذکر کیا ہے تو Member In Charge, in any case اگر منسٹر نے move کیا ہے لیکن یہاں پر تو بھی amendments move ہوئی ہیں اور جب amendments move ہوئی ہیں تو اس پر جو opinion لینا ہے وہ ایوان کا ہی لینا ہے تو that extent reading of that Article is right. میاں محمد اسلم اقبال کا یہ مؤقف غلط نہیں ہے۔ اس وقت Member Incharge وہ ہوگا جو اپنی amendments move کرے گا کیونکہ یہ joint movers ہیں۔ اگر اس کو اس طرح سے لیا جائے کہ ایک amendment move ہوئی ہے اُس کو 30 لوگوں نے propose کیا ہے اور Anyone of them can stand up and move that amendment. پھر اُس کے بعد اُس کی treatment ان چار processes کے تحت ہوتی ہے جو سیکشن (d)96 میں provided ہے۔ آپ اُس کی directly voting کروا سکتے ہیں یا اُس کو for another date defer کر سکتے ہیں جو وہ کہیں یا پھر تیسرا یہ ہو سکتا ہے کہ جو اُس کی (c) کے اندر provided ہے اور چوتھا House eliciting opinion thereupon, whole کر لیں۔ اس پر وزیر قانون بھی comment کر دیں گے اور وہ بہتر کر سکیں گے۔ میرا تو یہ خیال ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس معاملے کو میاں محمد اسلم اقبال صاحب اور ملک محمد احمد خان صاحب کے ساتھ اپنے چیمبر میں بیٹھ کر ساری بات سُن کر اس پر آپ ruling دے دیں کیونکہ انہوں نے غالباً ایک دن پہلے بھی یہ issue raise کیا تھا جس دن Special Committee والی amendments پیش ہوئی تھیں تو اُس دن بھی میاں محمد اسلم اقبال اور شاید قائد حزب اختلاف نے بھی اس کے اوپر اعتراض کیا تھا بلکہ اُس کے بعد جس دن آپ نے decision دے دیا اور proceedings آگے بڑھ گئیں تو اگلے روز بھی وہ یہ

فرما رہے تھے کہ نہیں، رولز میں ایسی بات نہیں ہے تو میرا خیال ہے کہ There is any confusion جو کہ میاں محمد اسلم اقبال صاحب کے ذہن میں ہے تو میرا خیال ہے کہ آپ اپنے چیمبر میں بیٹھ کر ان کو سُن لیں اور اُس کے بعد آپ اس پر اپنی ruling دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، میں اس پر اپنی ruling reserve رکھتا ہوں اور دیکھیں میں جو بھی ruling reserve رکھتا ہوں اُس کا فیصلہ آپ فوری طور پر مجھ سے لے لیا کریں۔ اب میں in the presence of Law Minister and Mian Muhammad Aslam Iqbal اس کا فیصلہ کروں گا۔ جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں کوشش کروں گی کہ میں اُس بات کو بعد میں لے آؤں کیونکہ وہ ایک main flaw ہے لیکن میں فی الحال procedure of investigation کے اوپر تھوڑی سی بات کر لیتی ہوں۔ ہم روزمرہ دیکھ رہے ہیں کہ لوگوں کو investigation کے معاملات میں اُلجھتے ہوئے کبھی ایک در اور کبھی دوسرے در پر جانا پڑتا ہے اور ہمارے انصاف کے تقاضے اُس کی نذر ہو رہے ہیں تو اُس میں ہمیں investigation میں main problem آ رہا ہے۔ investigation کے حوالے سے میری ایک suggestion بھی ہے کہ ہمارے یہاں پر رواج وہی ہے کہ سیاسی مداخلت اور سفارشوں کے ساتھ ہم investigation تبدیل کروا لیتے ہیں اور جو daily diary لکھی جاتی ہے جس کو ہم عام فہم زبان میں ضمنی بولتے ہیں۔۔۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پریس گیلری میں شاید میڈیا والے موجود نہیں ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو رانا محمد ارشد صاحب کو بھیجتے ہیں کہ وہ جا کر پتا کریں کہ کیا مسئلہ ہوا ہے؟

جناب سپیکر: رانا محمد ارشد صاحب! آپ جا کر پتا کریں کہ میڈیا والے دوست پریس گیلری سے اُٹھ کر کیوں چلے گئے ہیں؟ جی، محترمہ!

محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہ رہی تھی کہ اس وقت ہمارا جو procedure of investigation ہے اور اُس کی وجہ سے ہم روزمرہ جن تکالیف سے گزر رہے ہیں اور ہمیں جن پریشانیوں کا سامنا ہے جس کا ایک طریق کار ہے کہ جو daily investigation ہوتی ہے Investigation Officer کو daily diary کی صورت میں اُس کو روز لکھنا ہوتا ہے لیکن یہ بہت عام ہوتا جا رہا ہے کہ ان daily diaries یعنی ضمنیوں کو تبدیل کرا دیا جاتا ہے اور بہت دفعہ یہ

دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی نہ کسی سفارش اور کسی نہ کسی interference سے وہ ضمنیاں پھاڑ دی جاتی ہیں اور اُس کے بعد نئی ضمنیاں لکھ کر اُس فائل کا حصہ بنادی جاتی ہیں تو یہاں پر میری suggestion ہے کہ investigation کو computerized کر دیا جائے۔ تھانہ کے computerized system کو DPO اور علاقہ مجسٹریٹ کے computerized system کے ساتھ منسلک کر دیا جائے تاکہ investigation کے حوالے سے جو مسائل بار بار درپیش آتے ہیں وہ ختم ہو جائیں۔ میرے خیال میں فوجداری مقدمات میں سب سے بڑا مسئلہ investigation کا ہی ہوتا ہے۔ ہم جہاں کوشش کر رہے ہیں کہ ضلعی اور صوبائی سطح پر بورڈ بنا کر افسران کو involve کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ تبدیلی تفتیش کے حوالے سے کسی کو authorize کر دیا جائے یا صرف بورڈز بنائے جائیں کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ پہلے applicant DPO کے پاس جاتا ہے، پھر اس کو کہا جاتا ہے کہ تم AIG کے پاس چلے جاؤ جب وہاں جاتا ہے تو وہاں اسے کوئی اور مشورہ دے دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑو تم بورڈ میں چلے جاؤ۔ اس طرح عام آدمی کے مسائل اور دھکے بڑھ جاتے ہیں۔ میری یہ تجویز اور گزارش ہے کہ تبدیلی تفتیش کے اختیار کو مخصوص کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب جاوید اختر!

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! شکریہ۔ جب بھی کوئی واردات ہوتی ہے، تھانہ میں جاتے ہیں، رپورٹ لکھی جاتی ہے لیکن رزلٹ کوئی نہیں ہے۔ آج سے تین دن پہلے میں خود ایک ڈکیتی کے سلسلے میں دو تھانوں میں گیا ہوں۔ میرے حلقہ میں وہ دونوں تھانے ہیں ایک ایس ایچ او کہتا ہے کہ یہ میرا علاقہ نہیں ہے، دوسرا کہتا ہے کہ یہ میرا علاقہ نہیں ہے اور جس کے ساتھ یہ واردات ہوئی ہے وہ تین دن سے میرے دفتر میں آ رہا ہے۔ ان سے بار بار رابطہ کرنے پر یہی جواب مل رہا ہے کہ یہ حدبندی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں اس کا حل ابھی کراتا ہوں۔ آپ جونہی یہاں سے فارغ ہوں لاء منسٹر صاحب کے notice میں جگہ لائیں اس کا آپ کو فوری طور پر حل ملے گا۔ اب آپ amendment پر بات کریں۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! لاقانونیت ہے، جہاں بھی جاتے ہیں اس کا کوئی سدباب نہیں ہے۔ واردات ہوتی ہے، رپورٹ لکھی جاتی ہے اور کارروائی کوئی نہیں ہوتی۔ ان کی کارکردگی کوئی نہیں ہے۔ مہربانی

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اپوزیشن کی طرف سے یہ amendment تھی کہ اس بل کو عوامی رائے معلوم کرنے کے لئے مشتہر کیا جائے۔ میرے تمام معزز ممبران نے تمام باتیں کی ہیں لیکن اس amendment کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔ یہ بل اس وقت through Ordinance نافذ العمل اور in practice ہے۔ یہ لوگوں کے علم میں ہے کیونکہ it is being practiced اس پر عمل ہو رہا ہے۔ یہ Ordinance ہے جسے اب ہم legislation کے لئے لائے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ question put کریں۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Punjab Police Order (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No.1, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 20th September 2013."

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The second amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Mian Muhammad Aslam Iqbal, Mr Muhammad Siddique Khan, Dr Murad Rass, Malik Taimoor Masood, Mr Asif Mehmood, Raja Rashid Hafeez, Mr Ijaz Khan, Mr Muhammad Arif Abbasi, Mr Ejaz Hussain Bukhari, Dr Salah-ud-Din Khan, Mr Ahmed Khan Bhacher, Mr Muhammad Sibtain Khan, Mr Masood Shafqat, Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, Mr Javed Akhtar, Mr Waheed Asghar Dogar, Mr Khan Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr Abdul Majeed Khan Niazi, Mian Mumtaz Ahmad Maharwi, Mrs Saadia Sohail Rana, Dr Nausheen Hamid, Mrs Raheela Anwar, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Mrs Naheed Naeem, Ms Shunila Ruth, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hassan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Ms Jayeda Khalid Khan, Qazi Ahmad Saeed, Mr Shahab-ud-Din Khan,

Mrs Faiza Ahmed Malik and Dr Syed Waseem Akhtar. Who is to move it now?

SARDAR VICKAS HASSAN MOKAL: I move:

"That the Punjab Police Order (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No. 1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 20th September 2013."

1. Sardar Vickas Hassan Mokal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
4. Qazi Ahmad Saeed, MPA
5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
8. Mrs Raheela Anwar, MPA
9. Dr Muhammad Afzal, MPA
10. Mrs Ayesha Javed , MPA

MR SPEAKER: The amendment moved is:

"That the Punjab Police Order (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No. 1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 20th September 2013."

1. Sardar Vickas Hassan Mokal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
4. Qazi Ahmad Saeed, MPA
5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA

6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
8. Mrs Raheela Anwar, MPA
9. Dr Muhammad Afzal, MPA
10. Mrs Ayesha Javed. , MPA

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ بہت اہمیت کا حامل بل ہے جس کا اثر پنجاب کے ہر شہری پر ہوگا۔ میرے خیال میں قانون اور لاء اینڈ آرڈر priority wise حکومت پنجاب کے top three میں شامل ہے۔ اگر ہم اس ترمیم کو consider کریں تو اس کا فائدہ پنجاب حکومت اور پنجاب کے شہریوں کو ہوگا۔ ہمیں اس کے اندر جلد بازی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ جو ترامیم ابھی آئی ہیں وہ شاید ہفتہ دو ہفتہ یا تین ہفتہ کی میٹنگ کی کارروائی کے نتیجے میں آئی ہیں۔ اگر ہم اس میں تھوڑا سا اور وقت لگائیں گے اور محنت کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ ہم بہت سے مسائل جو کہ اس وقت اس ایوان کے ہر ممبر جو کہ اپنے حلقوں سے الیکشن میں ووٹ لے کر آئے ہیں ان کے علم میں ہوں گے کہ پولیس کس مقام پر کس سطح پر چاہے وہ ایس ایچ او ہو یا ڈی ایس پی ہو یا ڈی پی او ہو وہاں پر کیا کیا مسائل عوام کو درپیش آتے ہیں۔ یہ ترامیم بے شک بہتری کے لئے پیش کی گئی ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں ہم جلد بازی نہ کریں اور اس مسودہ کو زیادہ بہتر اور جامع بنانے کے لئے اس سلیکٹ کمیٹی کو وقت دیں اور موقع دیں تاکہ بل کو بہتر طریقے سے عوام کے سامنے پیش کریں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، بھچر صاحب!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں اس Bill کے بارے میں آپ کے توسط سے وزیر قانون صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس Bill کو اتنی جلد بازی میں پاس نہ کیا جائے۔ سپیشل کمیٹی کو refer کرنے کا مقصد ہمارا یہ تھا کیونکہ اس Bill میں دو چار چیزیں میں نے بھی دیکھی ہیں جس کے حوالے سے منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ already ہمارے پنجاب میں اس پر عمل ہو رہا ہے۔ اس Bill کی second amendment میں recruitment کو اگر دیکھیں تو پچاس

فیصد direct لے رہے ہیں اور پچیس فیصد محکمہ پولیس سے ہی لے رہے ہیں۔ پچیس فیصد کی تفصیل نہیں بتائی گئی کہ وہ کہاں سے آ رہے ہیں؟ اسی طرح investigation کے معاملات کو آسان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو واقعی بہت ضروری تھا کیونکہ پہلے آئی جی کے پاس صرف اختیار ہوتا تھا جس کی وجہ سے عام آدمی لاہور نہیں پہنچ سکتا تھا۔ ہمارے پنجاب میں دو تین قسم کے مقدمات ہوتے ہیں۔ اصل میں ground reality یہ ہے کہ ہمیں ایک اصول وضع کرنا چاہئے کہ جو ہمارے سنگین نوعیت کے مقدمات ہوں ان کی ہمیں ایک مخصوص rank سے نیچے investigation نہیں کروانی چاہئے۔ ہماری بہن نے بھی یہی بات کی ہے جس کی میں وضاحت کروں گا کہ اس میں سب سے ضروری چیز ضمنی لکھنا ہوتی ہے۔ پنجاب کا تھانہ کلچر یہ ہے کہ مقدمات کی ضمنی ایک ریٹائرڈ اے ایس آئی یا پرانا منشی لکھتا ہے حتیٰ کہ دفعہ 302 کے مقدمات کی ضمنی بھی وہی لکھتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ تجربہ کار ہی ہوتے ہیں ناں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! وہ تجربہ کار ہی ہوتے ہیں لیکن وہ دفعہ 302 کے مقدمات کی ضمنی بھی لکھتے ہیں یا کسی کو دفعہ 148 اور 149 میں چالان کر دیں تو اس کا بھی وہی چالان بناتے ہیں۔ اس میں جلد بازی نہ کی جائے بلکہ اس کو سپیشل کمیٹی کے پاس refer کیا جائے کیونکہ یہ چیزیں ہمیں اب maintain کرنا ہوں گی۔ مسلم لیگ (ن) تھانہ کلچر اور پٹوار کلچر کو ختم کرنے کی ماشاء اللہ اچھی کوشش کر رہی ہے لیکن یہ اُس وقت تک ختم نہیں ہو گا جب تک ہم ان چیزوں پر ایوان میں in detail بحث نہیں کریں گے۔ میں آپ سے ایک اور گزارش کروں گا کہ Police Order 2002 کے اس Bill میں انسپکٹر کے حوالے سے amendment آئی ہوئی ہے جس میں سب انسپکٹر کو بھی ڈالا ہوا ہے کہ سب انسپکٹر بھی ایس ایچ او لگ سکتا ہے۔ میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر ہم تھانے کے ایس ایچ او level کو اتنا نیچے لے کر آئیں کہ سب انسپکٹر بھی ایس ایچ او لگ سکے گا تو دیہاتی علاقوں میں بہت ساری برائیاں اور جرائم جنم لیتے ہیں۔ میں گورنمنٹ سے ایک اور گزارش کروں گا کہ پہلے بہت اچھا اصول تھا جس کی میں وضاحت کروں گا کہ مقامی انسپکٹر یا سب انسپکٹر مقامی تھانوں میں ایس ایچ اوز نہیں لگتے تھے لیکن اب پنجاب میں ہر جگہ پر ایسا ہے کہ ساتھ والے پولیس سٹیشن کے لوگ دوسرے پولیس سٹیشن میں ایس ایچ او لگے ہوئے ہیں۔ میری اس معاملے میں یہ تجویز ہے کہ کم از کم ایس ایچ او level کا افسر متعلقہ ڈسٹرکٹ کا نہیں ہونا چاہئے۔ K.P.K میں ہماری گورنمنٹ ہے لیکن میں آپ سے یہ گزارش کروں گا جیسے میرا ڈسٹرکٹ میانوالی ہے تو میں on the floor of the House بڑی ذمہ داری سے

بات کر رہا ہوں جو شاید اس سے related نہ ہو لیکن مجھے موقع ملا ہے تو میں آپ کے علم میں لاؤں گا کہ اُدھر DPO level کے پولیس افسران بڑے طاقتور چاہئیں اور DMG کے افسران چاہئیں۔ میں یہ suggest نہیں کروں گا کہ آپ ایک ranker کو ان اضلاع میں لگائیں کیونکہ ہماری کئی problems ہیں۔ میں اس میں آپ کی توجہ چاہوں گا اور اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے آپ سے گزارش کروں گا کہ پولیس کے جتنے بھی معاملات ہیں اس حوالے سے انسپکٹر کے level کا افسر دیہاتی علاقوں میں کم از کم ایس ایچ او ہونا چاہئے اور وہ ڈسٹرکٹ کا مقامی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس سے کافی جرائم جنم لیں گے۔ اسی طرح recruitment کے حوالے سے یہ پچاس فیصد ایک طرف سے لے رہے ہیں اور پچیس فیصد ایک طرف سے لے رہے ہیں جسے ہم پڑھا ہوا تصور سمجھیں۔ اس Bill میں پچیس فیصد recruitment کے بارے میں نہیں بتایا گیا کہ یہ سو فیصد کس طرح پورا ہوگا؟ اگر practically یہ آرڈیننس چل بھی رہا ہے تو ایسے applicable نہیں چل رہا جس طرح رانا صاحب فرما رہے ہیں کیونکہ تقریباً سب انسپکٹر ایس ایچ او لگ رہے ہیں۔ میں مقدمات میں ضمنی کے حوالے سے آپ سے گزارش کروں گا کہ ضمنی لکھنے یا اس کی نگرانی کرنے کے لئے کم از کم ایسا اصول وضع کرنا چاہئے کہ جس طرح ہر ضلع میں ایس پی اور ڈی ایس پی، لیگل ہوتے ہیں اسی طرح تھانے کی سطح پر ایک اسامی پیدا کرنی چاہئے چاہے وہ اے ایس آئی یا سب انسپکٹر کی سطح کی اسامی ہو وہ ضمنی اور روزنامچے کو لکھنے کے لئے assist کرے۔ میں آپ کو rural پنجاب کی اصل صورتحال بتا رہا ہوں کیونکہ آپ ہم سے بہتر جانتے ہیں۔ اسی طرح ایوان میں تمام ممبران تشریف فرما ہیں وہ بھی ہم سے بہتر جانتے ہوں گے لیکن پنجاب کی یہ اصل کہانی ہے۔ جب تک پٹوار کلچر خصوصاً تھانہ کلچر یہاں ہم مکمل طور پر ختم نہیں کریں گے اُس وقت تک اس جیسی ہم سو amendments بھی لے آئیں تو ground پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں آخر پر آپ اور ایوان سے پُرزور گزارش کروں گا کہ اس amendment کو سپیشل کمیٹی کو refer کریں جس طرح لوکل باڈیز میں ہم نے دو ماہ لگائے ہیں اسی طرح اس میں بھی کم از کم ہمیں کافی دن چاہئیں تاکہ ہم مکمل تیاری کے ساتھ ان پر بحث کر کے ان amendments کو پاس کریں۔
بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے بھی نام دیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میرے خیال میں آپ مہربانی کریں کیونکہ پہلے آپ نے بات کر لی ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جب تک آپ کی اس پر Ruling نہیں آئے گی تب تک practice کے مطابق ہمیں amendments پر بولنے دیں۔

جناب سپیکر: یہ پابندی ہے اس لئے آپ بات نہیں کر سکتے۔ آپ پابند نہ کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس میں جتنے بھی movers ہیں سب بات کرنا چاہتے ہیں لہذا اس کو کل پر رکھ دیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: اچھا، کر لیں۔ آپ کی مرضی ہے۔ اُدھر دیکھ لیں کہ گیلری میں مہمان بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کو تمام باتوں کا پتا ہونا چاہئے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میری آپ سے یہ request ہے کہ ہمیں اس پر پورے طریقے سے participate کرنا چاہئے۔ اگر ہمارے معزز مہمان آئے ہوئے ہیں اور اُدھر جانا ہے تو اس کو کل تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں ایسی بات نہیں سننا چاہتا اور آپ کو پابند نہیں کرتا۔ آپ جتنا مرضی بولیں کیونکہ یہ آپ کے اختیار میں ہے۔ میں آپ کو پابند نہیں کروں گا لیکن relevant بولئے گا۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں آپ سے دوبارہ request کروں گا کہ مجھے feel ہو رہا ہے کہ آج آپ مہمانوں کی وجہ سے ذرا disturb بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ میں disturb نہیں ہوں۔ آپ جاری رکھیں اور جو مرضی کریں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! یہ تو ناراضگی والی بات ہو گی کہ جو مرضی کریں۔

جناب سپیکر: میں آپ سے اس amendment ہی کی بات کر رہا ہوں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں اس پر یہ بات کرنا چاہوں گا کہ ہماری یہ amendment اس حوالے سے ہے کہ اسے سپیشل کمیٹی کے بعد Select Committee کو بھیجا جائے تاکہ اس میں بھی اس کو باریک بینی سے دیکھا جائے۔ میں اس پر لمبی چوڑی تقریر کروں گا اور نہ بات کروں گا بلکہ

صرف تین چیزوں پر بولوں گا کہ recruitment of SI's اسے کیوں Select Committee میں بھیجا جائے؟ پہلے نمبر پر recruitment of SI's دوسرے نمبر پر investigation at police level and district level اور تیسرے نمبر پر change of investigation پر بات کروں گا۔ اگر آپ خوشی سے اجازت دیں گے تو میں بولوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ بولیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میرا پہلا point جو recruitments of SI's پر ہے اس حوالے سے ہمیں brief نہیں کیا گیا کہ what would be the total number of that recruitment? اب اس کا جواب ہمارے معزز وزیر قانون کی طرف سے یہ آئے گا۔۔۔

(اس مرحلہ پر چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ) وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان
کے ساتھ وزراء کی نشستوں پر بیٹھ کر ان سے گفتگو کرنے لگے)

جناب سپیکر: منڈا صاحب! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ انہوں نے جواب دینا ہے اس لئے آپ انہیں disturb نہ کریں اور تھوڑے سے فاصلے پر ہو جائیں۔ مہربانی ہو گی۔ (قہقہے)

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ معزز وزیر قانون اور منڈا صاحب کے درمیان ایک اپوزیشن کے ممبر کو بٹھایا جائے تاکہ یہ cross talk نہ ہو۔ (قہقہے)

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر انہوں نے آنا ہے تو ٹھیک ہے فلور کراسنگ کر کے آ جائیں۔

جناب سپیکر: منڈا صاحب! تشریف رکھیں اور میں پھر آپ سے کہوں گا کہ آپ اپنی سیٹ پر نہیں تو پھر آپ اچھے رہیں گے؟ سبطین صاحب! لاء منسٹر صاحب نے آپ کی پہلی بات جو ریکروٹمنٹ سے متعلقہ تھی وہ سنی نہیں ہے اس لئے اسے دوبارہ کہہ دیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میرے تین مختصر سے points ہیں جن میں پہلے نمبر پر Recruitment of Sub Inspectors دوسرے نمبر پر Investigation at Police level and District level اور تیسرا اور آخری پوائنٹ Change of Investigation جن پر میں مختصر سی گفتگو کروں گا اس لئے میں چاہ رہا تھا کہ یہ case Select Committee کو بھیجا جائے۔ Because of these given reasons

جناب سپیکر! نمبر1 یہ ہے کہ what would be the number of vacancies جتنی recruitment of Sub Inspectors تو اس پر یقیناً جواب یہی آئے گا کہ جتنی vacancies ہوں گی اور یہ بڑا relevant جواب ہے لیکن اس میں میرا یہ مؤقف ہے کہ پہلی دفعہ ہم یہ 50 فیصد والا تجربہ کر رہے ہیں تو اس میں جب تک ایک substantial میں ہماری ریکروٹمنٹ نہیں ہو گی تو مجھے feel ہوتا ہے کہ ground reality یہ کہتی ہے کہ grass root level پر ہمیں اس کا فائدہ کوئی نہیں ہو گا جس کی وجہ یہ ہے کہ Let's suppose I belong to Sargodha Division, District Mianwali اس میں position یہ ہے کہ ہماری دس vacancies ہوں گی یا ڈویژن پر maximum 8 vacancies نکل آئیں گی۔ اس میں 25 یا 50 فیصد تو ویسے ہی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے آ جائیں گے اور 25 فیصد جو دوسرے لوگ آئیں گے وہ اے ایس آئی سے آئیں گے جو کہ بیچلر کی ڈگری hold کریں گے یعنی جو graduates ہوں گے۔ اس حد تک تو ہمیں کوئی اختلاف نہیں کہ جو graduates ہیں انہیں promotion ملنی چاہئے لیکن جب وہ وہیں سے آئیں گے اے ایس آئی سے آئیں گے تو ان کے لئے سپیشل ٹریننگ کا اس بل میں کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ جب آپ اتنی بڑی ترمیم کرا کے ایک تبدیلی کے بعد انہیں لے آئیں گے تو وہ اسی طرح mix up ہو جائیں گے اور جب وہ mix up ہوں گے تو میرا خیال ہے کہ جو آپ results ان---

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس بل کا آج ہی legislate ہونا کوئی اتنا ضروری نہیں ہے۔ چونکہ آپ کی وفد کے حوالے سے کچھ pre-commitments ہیں تو اگر آپ مناسب سمجھیں تو ایوان کو کل کے لئے adjourn کر دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے House adjourn کرنے کی آوازیں)

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں کل یہیں سے شروع کر دوں اس لئے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم خدانخواستہ کسی کو embarrass نہیں کرنا چاہتے۔ دوسرے صوبے سے ہمارے guests آئے ہوئے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ انہیں بھی ٹائم دیں اور ہماری بات بھی سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ جو amendment چل رہی ہے اسے مکمل کر لیتے ہیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! کل یہیں سے شروع کر دیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ اسے wind up کر لیں۔

جناب محمد سبطین خان: اچھا، میں یہیں wind up کرنا چاہوں گا کہ ایک substantial figure چاہئے کہ جو ہماری fresh Sub Inspectors کی ریکروٹمنٹ ہو گی ان کے لئے Select Committee کے لئے گزارش تھی کہ ان کی ٹریننگ علیحدہ ہونی چاہئے۔ آج کل جن حالات میں ہمارا ملک گزر رہا ہے اس کے لئے جب تک انہیں علیحدہ سے ٹریننگ نہ دی جائے اور بالخصوص forensic کی ٹریننگ نہ دی جائے، دیکھیں جتنی بھی civilized nations ہیں اور civilized societies ہیں ان میں اس وقت Forensic Labs کا crime کو کنٹرول کرنے کے لئے سب سے اہم کردار ہے۔ یہاں پچھلی دفعہ جب پولیس پر بات ہوئی تھی تو لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ Forensic Lab یہاں کام بھی کر رہی ہے اور ایشیا یا اس ریجن کی بہت بڑی لیبارٹری ہے لیکن اس حوالے سے ہمیں کوئی اختلاف نہیں ہے بلکہ ہمیں اتفاق ہے مگر جو fresh recruitment ہے اس کو جب تک forensic کی ٹریننگ نہیں دیں گے آپ crime پر کنٹرول نہیں کر سکتے اور اس کے وہ نتائج شاید نہ نکلیں جو حکومت اس change کے ساتھ لینا چاہ رہی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ان پر اس ٹریننگ کو essential کیا جائے۔

جناب سپیکر! اب انوسٹی گیشن پر آ جائیں کہ اس وقت انوسٹی گیشن کی یہ position ہے کہ جب کوئی جرم ہوتا ہے تو سب سے پہلے اس کا ذمہ دار پولیس سٹیشن ہوتا ہے۔ متعلقہ تھانے کا جو ایس ایچ او ہے وہ ایف آئی آر درج کرے گا اور اس کے بعد انوسٹی گیشن والوں کو بھیجے گا۔ اس میں ہماری یہ رائے ہے کہ آپ crimes کی detail بنا دیں اور میری اس حوالے سے رانا صاحب سے بھی یہ request ہو گی کہ heinous crimes علیحدہ کر دیں اور دوسرے crimes علیحدہ کر دیں اور وہ instead of کہ جو سائل ہے وہ بھاگا پھر رہا ہو۔ اس کے sections کا باقاعدہ پہلے سے نوٹیفکیشن ہو جائے کہ یہ sections جو ہیں ان کی انوسٹی گیشن پولیس سٹیشن پر ہو گی اور اس سے بڑے heinous crimes والے section کے تحت جو جرم ہو گا ان کی انوسٹی گیشن ضلعی سطح پر ہو گی کیونکہ Select Committee والا ذکر جو آتا ہے تو میری اس میں ذاتی گزارش اور ذاتی رائے یہ ہے کہ جو پولیس سٹیشن

والا ہمارا ایس ایچ او ہوتا ہے یا جو انوسٹی گیشن کا concerned officer ہو گا ان سے بہتر کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا کہ یہ جرم کس level پر ہوا ہے اور اس پر کون سی دفعات لگنی چاہئیں۔

جناب سپیکر: آپ فرمارہے تھے کہ میں wind up کر رہا ہوں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! میں نے wind up کر دیا ہے اور باقی بات میں کل کر لوں گا۔ میں آپ کو پریشان نہیں دیکھ سکتا کیونکہ یہ میری مجبوری ہے۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ amendment معزز ممبران نے move کی تھی کہ اس بل کو دوبارہ ایک سپیشل کمیٹی یا Select Committee کے پاس بھیج دیا جائے جبکہ یہ پہلے ہی سپیشل کمیٹی جس میں اپوزیشن کی بھی نمائندگی تھی، پوری طرح سے discuss ہونے کے بعد یہ رپورٹ lay ہوئی ہے۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Police Order (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No. 1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 20th September 2013:
>
> 1. Sardar Vickas Hassan Mokal, MPA
> 2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
> 3. Mian Muhammad Aslam Iqbal, MPA
> 4. Qazi Ahmad Saeed, MPA
> 5. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
> 6. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
> 7. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
> 8. Mrs Raheela Anwar, MPA
> 9. Dr Muhammad Afzal, MPA
> 10. Mrs Ayesha Javed, MPA

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Police Order (Amendment) Bill 2013, as recommended by the Special Committee No. 1, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: اب اجلاس کل مورخہ 29۔اگست 2013 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔